اس میں اس دعوے کا رڈ کیا گیا ہے کہ مولانا غلام دستگیر قصوری اور خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے تھے

رڈ ناصر رامپوری

میثم عباس قادری رضوی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

MRC

اس میں اس دعوے کا ردّ کیا گیا ہے کہ مولانا غلام دستگیر قصوری اور
خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے تھے

ردّ ناصر رامپوری

میثم عباس قادری رضوی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

MRC
ماتریدی ریسرچ سینٹر

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Book’s Description

کتاب یا رسالے کا نام	رد ناصر رامپوری
مؤلف	میثم عباس قادری رضوی
زبان	اردو
ناشر	صابیا ورچوئل پبلی کیشن SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت	JUMADAL OOLA 1444H DECEMBER 2022
صفحات	67

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.in

© 2022 All Rights Reserved.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں	3
خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف ''تقدیس الوکیل'' سے متفق نہ تھے؟	6
ڈاکٹر خالد محمود کے جھوٹ کا جواب	6
سرسید احمد کے چہرے سے برکت ٹپکتی تھی: مَعَاذَاللّٰہ	24
مولوی نذیر حسین غیر مقلد صحابی معلوم ہوتا ہے: مَعَاذَاللّٰہ	25
توحید کے بارے میں وہابیوں کے عقائد صوفیہ سے ملتے ہیں۔ نیز غیرِ خدا سے مدد مانگنا شرک ہے: مَعَاذَاللّٰہ	26
امام مالک کے مذہب میں کتے کا گوشت حلال ہے: مَعَاذَاللّٰہ	27
نفیس الحسینی دیوبندی نے لکھا ہے:	30
''مقابیس المجالس'' کے متعلق دیوبندیوں کی مکاری اور دوزبانیں:	31
مولانا غلام دستگیر قصوری کی طرف سے دیوبندیوں کی تکفیر:	33
پہلے جھوٹ کا جواب:	37
پہلا اعتراض: ''انوارِ ساطعہ'' کے ابتداء میں ضعفِ اِسلام پر افسوس کر کے لکھا ہے:	40
دوسرے جھوٹ کا جواب:	41
پہلا اِقرار:	42
دوسرا اِقرار:	43

”تذکرۃ الخلیل“اور”حیاتِ خلیل“سے اس بات کاثبوت کہ مولاناغلام دستگیرقصوری،
علمائے دیوبندکوکافرسمجھتے تھے: 44
مناظرہ: 47
ہماری دوسری اردوکتابیں 60

ناشرکی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں **"ٹیم عبد مصطفی آفیشل"** کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی

مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگر چہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

راقم کی کتاب ''اَلْمُهَنَّدْ کا تنقیدی جائزہ'' کا وہ حصہ پیش ہے جس میں علمائے دیوبند کے اس دعوے کا ردّ کیا گیا ہے کہ مولانا غلام دستگیر قصوری اور خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے تھے۔ یہی بات آج کل ناصر رامپوری جیسے علمائے دیوبند کے وکلائے صفائی بھی کررہے ہیں، ان کے اس دعوے کا جواب ملاحظہ کیجیے۔

میثم عباس قادری رضوی
لاہور، پاکستان

خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف ''تقدیس الوکیل'' سے متفق نہ تھے؟
ڈاکٹر خالد محمود کے جھوٹ کا جواب

☆ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف کے متعلق یہ لکھا ہے:

''اس مناظرہ کے بعد مولانا غلام دستگیر نے ''تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل'' لکھی اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا''۔

(مطالعہ بریلویت، جلد۱، صفحہ ۴۳۹، مطبوعہ دارُالمعارِف، الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور)

☆ یہی بات مولوی ابوایوب دیوبندی نے بھی ان الفاظ میں لکھی ہے:

''باقی علامہ خالد محمود صاحب زید معالیہ نے ''مطالعہ بریلویت'' میں کہا کہ ''تقدیس الوکیل'' پر دستخط کرنے سے اِنکار کیا۔ تو بریلویت بہت سٹپٹائی کہ یہ جھوٹ ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر تصدیقی جملے یا تقریظ ہوتی ''تقدیس الوکیل'' پر، تو اس کے ساتھ چھپی ہوتی۔ باقی یہ فیصلہ مناظرہ کا جعلی یا خواجہ صاحب کو دھوکہ دے کر دستخط لیے گئے ہیں''۔

(تقدیس الوکیل پر ایک نظر، مشمولہ کشف الخزاع، صفحہ ۲۴۴، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

یہ بات یقینی ہے کہ اگر ''تقدیس الوکیل'' پر خواجہ غلام فرید چاچڑاں

شریف کی تقریظ موجود ہوتی، تو پھر بھی مولوی ابوایوب دیوبندی نے اسے جعلی ہی کہنا تھا۔ جیساکہ اسی اقتباس کے آخر میں خواجہ صاحب کی علمائے دیوبند کے خلاف فتویٰ پر تصدیق کو بلادلیل جعلی کہہ دیاہے۔ بہرحال قارئین نے ملاحظہ کیاکہ ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی اور مولوی ابوایوب دیوبندی نے لکھاہے کہ ''تقدیس الوکیل'' پر خواجہ غلام فریدچاچڑاں شریف کے دستخط نہیں ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس ساجدخان دیوبندی نے لکھاہے کہ ''تقدیس الوکیل'' پر خواجہ غلام فریدصاحب کی تائید موجود ہے، لیکن جعلی ہے۔ اقتباس ذیل میں ملاحظہ کیجیے:

> ''تقدیس الوکیل پر ان کی جو تائید ہے۔ تو ''تذکرۃ الخلیل'' سے واضح ہواکہ اوّل تو وہ تائید ہمیں مُسَلَّم ہی نہیں، ہم اسے جعلی سمجھتے ہیں''۔

(کشف الخداع، صفحہ ۹۹، مطبوعہ دفاع اہل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

بزعمِ خود طرّم خان یعنی ساجدخان کی علمیت کا یہ حال ہے کہ اسے یہ ہی معلوم نہیں کہ ''تقدیس الوکیل'' پر خواجہ غلام فریدچاچڑاں شریف کے دستخط نہیں ہیں۔

اس کی سمجھ دانی کا یہ حال ہے کہ اسے اپنے مولوی کی لکھی کتاب ''تذکرۃ الخلیل'' کی ہی سمجھ نہیں آسکی۔ یہ بتائے کہ ''تذکرۃ الخلیل'' میں کہاں لکھاہے کہ ''تقدیس الوکیل'' پر خواجہ غلام فریدصاحب کی تائید ہے؟۔ ''تذکرۃ الخلیل'' میں تو مولانا غلام دستگیر قصوری کے اس فتویٰ کی بات کی گئی ہے جو

’’تقدیس الوکیل‘‘ کے علاوہ تھا۔خواجہ غلام فرید صاحب کے دستخط والی بحث اسی فتویٰ کے متعلق تھی۔لیکن ساجدخان نے اس کو ’’تقدیس الوکیل‘‘ کے متعلق سمجھ لیا۔

یہ شخص دوسروں کودعوت دیتے ہوئے لکھتاہے کہ:

’’ہم نے ’’مناظرۂ بہاولپور‘‘ کے حوالے سے کچھ عرض کردیاہے۔شائقین ’’تذکرۃ الخلیل‘‘کامطالعہ کرکے مزید تفصیل جان سکتے ہیں‘‘۔

(کشف الخداع،صفحہ۱۰۰،مطبوعہ دفاع اہل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

اگردوسروں کودعوت دینے سے قبل یہ شخص خودبھی بغور ’’تذکرۃ الخلیل‘‘ کامطالعہ کرلیتا،تواسے یہاں شرمندگی کاسامنانہ کرناپڑتا۔

بہرحال حقیقت یہی ہے کہ ڈاکٹرخالدمحمودمانچسٹروی اورمولوی ابوایوب دیوبندی کایہ دعویٰ جھوٹاہے کہ:

’’خواجہ غلام فریدچاچڑاں شریف نے’’تقدیس الوکیل‘‘پردستخط کرنے سےاِنکارکردیاتھا‘‘۔

ان کے پاس اپنے اس دعوے کی صداقت کے لیے کوئی مستنددلیل نہیں ہے۔اس دیوبندی جھوٹ کے جواب میں ساجدخان دیوبندی کایہ اقتباس پیش کیاجارہاہے،جس میں اس نے لکھاہے کہ:

’’جب مطالبہ ہی نہیں، تودستخط نہ کرنے کوحمایت سے تعبیرنہ

کرنا عجیب دجل ہے"

(کشف الخداع، صفحہ ۳۵۳، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی اور مولوی ابوایوب کو چاہیے تھا کہ اپنے اس دعوے کو مستند دلیل سے سچ ثابت کرتے، کہ: "خواجہ غلام فرید صاحب سے " تقدیس الوکیل " پر دستخط کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا، لیکن اُنہوں نے اِنکار کردیا تھا"۔ ہم کہے دیتے ہیں کہ ان دیوبندیوں کو ایسا کرنے کی ہمت نہ پہلے ہوسکی ہے، اور نہ آئندہ ہوسکے گی۔ ابوسعد لئیق دیوبندی کے نام سے طبع ہونے والی ساجد خان دیوبندی کی کتاب کے کچھ مزید اقتباسات ذیل میں ملاحظہ کریں:

"موصوف نے اس بات کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا...بس ہوائی فائر کرکے چلتے بنے"

(کشف الخداع، صفحہ ۲۴۹، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

"علامہ صاحب نے اس پر رَدّ کیا اور مستند ثبوت مانگا"۔

(کشف الخداع، صفحہ ۳۲۸، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

"علامہ صاحب نے کہا کہ یہ جھوٹ ہے، اس کا کوئی مستند ثبوت دو"۔

(کشف الخداع، صفحہ ۳۲۹، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

☆ "موصوف میں غیرت ہے تو اس کا مستند ثبوت فراہم کرے"۔

(کشف الخداع، صفحہ ۲۸۳، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

ان چاروں اقتباسات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم بھی کہتے ہیں کہ دیوبندی علما صرف ہوائی فائرنہ کریں۔ بلکہ غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اس دعوے کا مستند ثبوت پیش کریں کہ خواجہ غلام فرید صاحب کو ''تقدیس الوکیل'' پر دستخط کرنے کے لیے کہا گیا تھا، لیکن اُنہوں نے اِنکار کردیا تھا۔

☆ مولوی ابوایوب اور ساجد خان کے مزید اقتباسات ملاحظہ کریں۔ ''کشف الخداع''میں ''تقدیس الوکیل'' کے متعلق مولوی ابوایوب دیوبندی کا جو مقالہ شامل ہے، اس میں لکھا ہے:

> ''یہ ''تقدیس الوکیل''غیر معتبر کتاب ہے...... یہ قصوری صاحب نے خود بیٹھ کر بنائی ہے۔ اور ہمارے اکابر کی تحریرات وتقریرات کو کانٹ چھانٹ کر اپنے مطلب کی چند عبارتیں پیش کی ہیں۔ اور اپنی تحریرات ساری کی ساری لگادی ہیں۔ یہ سب ڈرامہ قصوری صاحب کی اپنی ہے۔ اسی طرح تقاریظ میں بھی تحریفات کر کے یا من گھڑت اور جعلی بنا کر خود لگائی ہیں''۔

(تقدیس الوکیل پر ایک نظر، مشمولہ، کشف الخداع، صفحہ ۲۴۴، مطبوعہ دفاع اھل السنة والجماعة اکیڈمی)

☆ ساجد خان دیوبندی نے خود بھی ''تقدیس الوکیل''کو تسلیم کرنے سے اِنکار کرتے ہوئے لکھا ہے:

> ''جب نہ یہ روئیداد ہمیں مُسَلَّم ہے، اور نہ اس پر ثبت تائید، تو اسے ہمارے خلاف پیش کیسے کیا جاسکتا ہے؟''

(کشف الخداع، صفحہ ۱۰۰، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

☆علمائے دیوبند کے خلاف جس فتوے پر خواجہ غلام فرید کی تصدیق ہے، مولوی ابوایوب دیوبندی نے اپنے مقالے میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ وہ:

"فتویٰ جعلی و من گھڑت ہے"۔

(تقدیس الوکیل پر ایک نظر، مشمولہ، کشف الخداع، صفحہ ۲۳۵، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

☆مولوی ابوایوب کی طرح ساجد خان نے بھی علمائے دیوبند کے خلاف فتوے پر خواجہ غلام فرید کی تصدیق کو تسلیم کرنے سے اِنکار کرتے ہوئے لکھا ہے:

"حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی طرف سے کسی قسم کا فتویٰ علمائے دیوبند پر، بالکل کذب بیانی ہے۔ موصوف میں غیرت ہے تو اس کا مستند ثبوت فراہم کرے"

(کشف الخداع، صفحہ ۲۸۳، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

مولوی ابوایوب اور ساجد خان نے بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، بغیر کسی دلیل کے، علمائے دیوبند کے خلاف مولانا غلام دستگیر قصوری کے فتوے پر خواجہ غلام فرید صاحب کے تائیدی دستخط کو جعلی کہہ دیا ہے۔ ''تذکرۃ الخلیل'' کے مطابق یہ فتویٰ مناظرہ کے بعد ریاست بہاولپور کے "صادق الاخبار" مورخہ ۱۱ جولائی ۱۸۸۹ء میں شائع ہوا تھا۔ کس میں اتنی جرأت تھی کہ ریاست کی زیرِ سرپرستی شائع ہونے والے اخبار میں اس ریاست کے سربراہ کے پیرو مرشد خواجہ غلام فرید صاحب کے جعلی دستخط پر مشتمل فتویٰ شائع کرواتا؟۔ اس لیے اس فتویٰ پر خواجہ غلام فرید صاحب کے

تائیدی دستخط کوکسی مستند دلیل کے بغیر جعلی قرار دینا، منکرین کے اپنے اُصول کے مطابق بے شرمی وبے حیائی ہے۔

قارئین نے ملاحظہ کیاکہ اُوپر پیش کردہ اقتباسات میں مولوی ابوایوب اورساجد خان نے ''تقدیس الوکیل''اوراس پر لکھی علماکی تقریظات کوبھی تحریف شدہ یاجعلی قراردے دیاہے۔حالانکہ ''تقدیس الوکیل'' پرلکھی گئی تقاریظ کوجعلی کہنے کی جرأت ان کے اکابر کونہ ہوسکی، تو(ان کے مقابل)یہ شتونگڑے کس شمار میں ہیں؟۔

☆ ڈاکٹرخالدمحمودمانچسٹروی نے لکھاہے:

''سوال پیداہوتاہے کہ جب حضرت مولاناحسین احمدنے جوان دنوں وہیں مقیم تھے، صحیح صورتحال لوگوں کوانہی دِنوں بتلادی تھی اورپھراسے ''الشھاب الثاقب'' میں شائع بھی کردیاتھا، تواس وقت مولانااحمدرضاخاں نے اس کی تردیدکیوں نہ کی؟''

(مطالعہ بریلویت، جلد۸، صفحہ ۴۸، ۴۹، مطبوعہ دارالمعارف، الفضل مارکیٹ، اُردوبازار، لاہور)

ہم بھی کہتے ہیں کہ جب مولاناغلام دستگیر قصوری رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے ''مناظرۂ بہاولپور''کی روئیداد ''تقدیس الوکیل''مرتب کرکے،اس پرعلمائے حرمین وہندوستان کی تقاریظ لکھوا کر،۱۳۱۴ھ میں اسے شائع کردیاتھا۔تومولوی خلیل انبیٹھوی نے ''تقدیس الوکیل''اور اس پر لکھی گئی تقاریظ کوجعلی یامحرف کہنے کی جرأت کیوں نہ کی؟۔

☆ ”صاعقہ آسمانی“ کی روئیداد کے شروع میں دیوبندی دارُالاشاعت سنبھل کے ناظم نے لکھاہے:

”مولوی رحم الٰہی صاحب کی پنج سالہ خاموشی نے اس روئداد پر مُہرِ تصدیق بھی ثبت کردی ہے“

(صاعقہ آسمانی برفرقہ رضاخانی، مشمولہ فتوحاتِ نعمانیہ، صفحہ ۲۰، مطبوعہ انجمن ارشادالمسلمین، ۱۴- بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور/دارُالکتاب، کتاب مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردوبازار، لاہور)

اس دیوبندی اُصول کو سامنے رکھتے ہوئے ہم بھی کہتے ہیں کہ ”مناظرۂ بہاولپور“ کی روئیداد ”تقدیس الوکیل“ اوراس پر لکھی علما کی تقاریظ کے متعلق علمائے دیوبندکی سواسوسالہ خاموشی نے ان کی صداقت پر مُہرِ تصدیق ثبت کردی ہے۔آئندہ سطورمیں یہ ثابت کیاجائے گا کہ خواجہ غلام فرید ”تقدیس الوکیل“ کے مؤید تھے اور علمائے دیوبندکو کافرسمجھتے تھے۔

خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف کی جانب سے علمائے دیوبندکی تکفیر کی تائید:

اب دیوبندی مناظرین کے اس دعویٰ کے بطلان کی طرف آتے ہیں جس میں اُنہوں نے کہاہے کہ خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف ”تقدیس الوکیل“ کے مؤیدنہ تھے۔مناظرہ بہاولپور کی روئیداد ۱۳۱۴ہجری میں ”تقدیس الوکیل عن توہین الرشیدوالخلیل“ کے نام سے شائع ہوئی تھی۔جس کے سرورق (طبع اوّل) پر یہ عبارت درج ہے:

”بامداد حضرت صاحب سجادہ چاچڑاں شریف۔۱۳۱۴ھ۔

میں ”صدیقی پریس، قصور“میں چھپی“

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹرخالد محموداور مولوی ابوایوب دیوبندی کا یہ دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے کہ:”خواجہ غلام فرید”تقدیس الوکیل سے متفق نہیں تھے“۔

اگر خواجہ غلام فرید”تقدیس الوکیل“ سے متفق نہ ہوتے، توآپ کبھی بھی اس کواپنی اِمداد سے شائع نہ کرواتے۔

☆ خواجہ غلام فریدچاچڑاں شریف نے”مناظرہ بہاولپور“کی روئیداد ”تقدیس الوکیل“چھپوانے کے علاوہ،علمائے دیوبندکے خلاف علمائے اہلِ سنت کے اس فتویٰ کی تائیدبھی کی تھی،جس میں مولوی خلیل احمداوران کے ہم عقیدہ علمائے دیوبندکوگستاخ اوروہابی عقیدہ کے حامل ہونے کی وجہ سے ”کافر“قراردیاگیاہے۔یہ فتویٰ”صادق الاخبار، بہاولپور“میں مورخہ ۱۱جولائی ۱۸۸۹ء کوشائع ہواتھا۔”تذکرۃ الخلیل“میں اس فتویٰ کاخلاصہ ان الفاظ میں نقل کیاگیاہے:

> ”خلیل احمداوراس کے ہم عقیدہ اہلِ سنت سے نہیں، فرقۂ وہابیہ اسمٰعیلیہ سخت بے ادبوں سے ہیں۔جن سے ہندوستان وغیرہ میں غیرمقلداورنیچری شاخیں نکلی ہیں، اہلِ اِسلام، اہلِ سنت وجماعت کواُن سے اجتناب واجب ہے“۔

(تذکرۃ الخلیل،صفحہ ۱۳۴، مطبوعہ مکتبۃ الشیخ،۳/۴۴۵-بہادرآباد،کراچی)

☆ اسی فتویٰ کے متعلق اس کتاب میں مزید لکھا ہے:

”اخبار نظام الملک، مرادآباد ۷ ۲ ذی الحجہ ۱۳۰۶ھ کی وہ تحریر شائع کرتا ہوں، جوایک مصنف شریکِ مناظرہ نے مولوی غلام دستگیر قصوری کی اس تحریر کے جواب میں شائع کی، جس کی سُرخی یہ تھی:

خلیل	احمد خدا	را	گفت	کاذِب
دلیل	آورد	از	خلف	المواعید

ساری تحریر کا خلاصہ یہ تھا کہ مولوی اسماعیل دہلوی بھی جو کہ مشہور و معروف ”وہابی“ اور ”رئیسِ غیر مقلدین“ ہے، یہی کہتا ہے۔ اور مولوی خلیل احمد اُس کا چیلا ہے۔ لہٰذا ”کافر اور وہابی“ ہے۔ اس تحریر پر طلبہ کے اور نام کے مولویوں اور مساجد کے اماموں اور واعظوں کے دستخط کرادیے۔ جس سے عوام سمجھیں کہ ریاست کے سارے مولوی تکفیر پر متفق ہیں“

(تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳، مطبوعہ مکتبہ الشیخ، ۴۴۵/۳- بہادرآباد، کراچی)

اس اقتباس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا غلام دستگیر قصوری کے اس فتویٰ میں مولوی خلیل انبیٹھوی کی تکفیر کی گئی تھی۔

☆ ”تذکرۃ الخلیل“ میں ایک اور مقام پر مولانا غلام دستگیر قصوری کے فتوائے تکفیر کے حوالے سے لکھا ہے:

”غلام دستگیر نے ”صادق الاخبار“ میں کیفیتِ مناظرہ کا نام تک نہ لیا اور نتیجہ مباحثہ کے نام سے فتویٰ شائع کرایا......رہا یہ کہ اگر یہ

فتویٰ، جس پر جناب میاں صاحب کی تصدیق ہے۔اگر بالفرض ان کی طرف سے ہی سمجھا جائے اور خیال کیا جائے کہ یہ ان کی طرف سے فیصلہ ہے۔توتاوقتیکہ یہ فیصلہ حسبِ شرائط بدلائلِ صیحہ مدلل نہ ہو، اور تمام دلائل کا مفصل جواب نہ ہو، ہرگز قابل اعتبار کے فیصلہ نہیں ہوسکتا“۔

(تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۱۴۶، مطبوعہ مکتبہ الشیخ، ۳/۴۴۵- بہادرآباد، کراچی)

اس اقتباس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا غلام دستگیر قصوری کے اس فتویٰ تکفیر پر خواجہ غلام فرید کے بھی دستخط تھے۔لیکن دیوبندی اس کو قبول نہیں کرتے۔

”تذکرۃ الخلیل“ کے ان تینوں اقتباسات کو سامنے رکھیں، تو ثابت ہوتا ہے کہ ”صادق الاخبار“ میں شائع ہونے والے فتویٰ میں مولانا غلام دستگیر قصوری نے علمائے دیوبند کی تکفیر کی تھی اور خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے اس پر دستخط کر کے اس کی تائید کی تھی۔

☆ ساجد خان دیوبندی نے بھی لکھا ہے:

”قصوری صاحب نے دھوکے سے میاں صاحب نے (کے از ناقل) دستخط لیے“

(کشف الخذاع، صفحہ ۱۰۰، مطبوعہ دفاع اہل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

مولانا غلام دستگیر قصوری کے فتویٰ پر جن علما کے دستخط تھے، ان کے بارے میں ساجد خان دیوبندی نے لکھا ہے:

”جن علما کے فتویٰ پر دستخط لیے، وہ بھی کوئی معتبر علما نہ تھے“۔

(کشف الخداع، صفحہ ۱۰۰، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

کیوں معتبر نہیں تھے، اس کی کوئی دلیل بیان نہیں کی۔یعنی بقولِ خود صرف ہوائی فائر کیا ہے۔مولانا غلام دستگیر قصوری کے فتویٰ پر دستخط کرنے والے علما کو غیر معتبر کہنے والے اپنی کتب ”برأۃ الابرار“، ”فیصلہ خصومات“، ”خنجر ایمانی“اور ”شمشیر حقانی“ پر دستخط کرنے والے اپنے علما کو کس دلیل سے معتبر ثابت کر سکیں گے؟

☆خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے مولوی خلیل انبیٹھوی کے گستاخانہ عقائد سے عدمِ واقفیت کی بنا پر اپنی تقریظ میں ان کے لیے ”کامل“ کا لفظ لکھا، تو ڈاکٹر خالد محمود نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

”ایک کامل روحانی پیشوا کا آپ کو ایک کامل ماننا ایک معنیٰ رکھتا ہے“

(مطالعہ بریلویت، جلد ۱، صفحہ ۴۳۹، مطبوعہ دارُ المعارِف، الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور)

لہٰذا ہم بھی کہتے ہیں کہ ” ایک کامل روحانی پیشوا“یعنی خواجہ غلام فرید کا علمائے دیوبند کے خلاف لکھی گئی کتاب ’’تقدیس الوکیل‘‘کو چھپوانے میں مدد کرنا، اور ان کے خلاف جاری کیے گئے فتوائے کفر کی تائید کرنا ایک معنیٰ رکھتا ہے۔

”اشاراتِ فریدی“(مقابیس المجالس)سے مولوی ابو ایوب دیوبندی کے اِستدلال کا مُسکت جواب:

مولوی ابوایوب دیوبندی نے ”اشاراتِ فریدی“(مقابیس المجالس) سے ایک اقتباس نقل کیا ہے کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ایک کامل بزرگ ہیں، اور فلاں فلاں علما ان کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ چونکہ یہاں خلفا میں دیوبندی علما کا تذکرہ تھا، اس لیے مولوی ابوایوب دیوبندی نے اسے علمائے دیوبند کی تائید و توثیق کے طور پر پیش کر دیا۔ اس کو نقل کرنے کے بعد ان کو خیال آیا کہ اہلِ سنت و جماعت بریلوی تو اس کتاب کو غیر معتبر کہتے ہیں۔ چنانچہ موصوف نے اس کا جواب یوں دیا:

> ”بعض رضاخانی کہنے لگتے ہیں کہ جی یہ ”مقابیس المجالس“ غیر مستند ہے۔ تو انہیں غور و فکر سے کام لینا چاہیے۔ کیونکہ گاہے بگاہے خواجہ صاحب اس کو خود سنتے بھی تھے۔ تو اس سے اِنکار کی کیا ضرورت ہے“

(تقدیس الوکیل پر ایک نظر، مشمولہ، کشف الخداع، صفحہ ۲۳۵، مطبوعہ دفاع اھل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

”اشاراتِ فریدی“ کی توثیق کے متعلق جو دلیل مولوی ابوایوب دیوبندی نے پیش کی ہے، وہی دلیل آج سے کئی دہائیاں قبل قادیانی بھی ”مقدمۂ بہاولپور“ میں پیش کر چکے ہیں۔ مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی کے انداز میں اسے یوں کہیے کہ: ”لگتا ہے مولوی ابوایوب دیوبندی نے قادیانیوں کی قے چاٹی ہے“۔ قادیانیوں کے اس استدلال کا جو جواب دیوبندیوں نے قادیانیوں کو دیا تھا، وہی جواب ہم مولوی ابوایوب دیوبندی کو دیتے ہیں۔

(ا) ”مقدمۂ بہاولپور“ میں ”اشاراتِ فریدی“ کے متعلق دیوبندیوں نے

قادیانیوں کے استدلال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا:

''پھر گواہ کا کبھی یہ کہنا کہ خواجہ محمد بخش صاحب نے سبقاً سبقاً سنی اور پھر سوالات مکرر میں اس کی اصلاح، کہ نہیں خود خواجہ صاحب نے سُنی، دونوں غلط ہیں۔ گواہ نمبرا نے بجواب جرح ۹ مارچ ۱۹۳۳ء تسلیم کیا ہے کہ ''اشارات'' مرتب ہی خواجہ صاحب کے بعد ہوئے اور طباعت و اشاعت بھی''

(مقدمہ بہاولپور، جلد ۳ صفحہ ۴۶۴، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان)

☆ اسی میں ایک اور مقام پر ''اشاراتِ فریدی'' کے متعلق لکھا ہے:

''کتاب خواجہ صاحب کے وصال کے بعد مرتب ہوئی''۔

(مقدمہ بہاولپور، جلد ۲، صفحہ ۱۵، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان)

(۲) دیوبندی مناظر مولوی لال حسین اختر دیوبندی نے بھی ''اشاراتِ فریدی'' کے متعلق لکھا ہے:

''حضرت خواجہ صاحب کی وفات ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء کو ہوئی۔ ان کے وصال کے بعد غلام احمد اختر مرزائی نے رکن الدین سے سازباز کر کے ''اشاراتِ فریدی'' میں حضرت خواجہ صاحب کے اسمِ گرامی سے منسوب کردہ جعلی خطوط و ملفوظات درج کرا دیے''۔

(حضرت خواجہ غلام فریدؒ اور مرزا قادیانی، مشمولہ: احتسابِ قادیانیت، جلد ۱، صفحہ ۲۲۰، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت،

حضوری باغ روڈ، ملتان)

مولوی لال حسین اختر دیوبندی نے ''اشاراتِ فریدی'' کے متعلق مزید لکھا ہے:

''حضرت خواجہ صاحب کی تصنیف کے مقابل رکن الدین مؤلف ''اشاراتِ فریدی'' (مقابیس المجالس) اور غلام احمد مرزائی ساکن اوچ کے دجل وفریب اور جعلی شائع کردہ خطوط اور ملفوظات کی کوئی حقیقت نہیں''۔

(حضرت خواجہ غلام فریدؒ اور مرزا قادیانی، مشمولہ: احتسابِ قادیانیت، جلد ا، صفحہ ۲۲۳، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان)

(۳) مولوی ابومعاویہ ابوذر بخاری دیوبندی کی زیرادارت شائع ہونے والے ''الاحرار'' میں مولوی عبدالحق چوہان دیوبندی (صدر مجلس احرارِ اسلام، بستی مولویاں، ضلع ڈیرہ غازی خان) نے خواجہ غلام فرید صاحب کے دفاع میں ایک مضمون لکھا ہے، جس کا عنوان ہے:

''حضرت خواجہ غلام فرید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ پر مرزائی ہونے کا بہتان''۔

(پندرہ روزہ الاحرار، لاہور۔ بابت یکم نومبر تا ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء۔ جلد ۸، شمارہ: ۱۶، صفحہ ۱۹)

اس مضمون میں مولوی عبدالحق چوہان دیوبندی نے بھی ''اِشاراتِ فریدی'' (مقابیس المجالس) کو ناقابلِ استناد قرار دیا ہے۔ ذیل میں اس کے دو اقتباسات ملاحظہ کریں:

☆ ””مسٹر فضل احمد نے اس بہتان بازی کی پشت پر ”اِشاراتِ فریدی“ کے بعض اقتباسات لاد دیے ہیں۔ تاکہ حضرت خواجہ غلام فرید عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کے خلاف مغالطہ انگیزی کو کامیاب بنایا جاسکے۔ مسٹر فضل احمد نے خواجہ صاحب پر جو جھوٹ باندھا ہے اس سے صَرفِ نظر کرنا ناممکن ہے۔ اس لیے ہم اس کے مضمون پر تحقیقی اور علمی اعتبار سے بحث کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ہم دلائل و براہین سے یہ ثابت کریں گے کہ فضل احمد نے جس کتاب کے اقتباسات پر اپنے دعاوی کے شیش محل کھڑے کیے ہیں، وہ موجودہ ”تورات وانجیل“ کی طرح جعلی اور تحریف شدہ ہے اور علمی اعتبار سے ناقابلِ استناد ہے“۔

(پندرہ روزہ الاحرار، لاہور۔ بابت یکم نومبر تا ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء۔ جلد ۸، شمارہ:۱۶، صفحہ ۲۰)

☆ ””اگر ”اِشاراتِ فریدی“ کا بہ نظرِ تعمّق مطالعہ کیا جائے اور خواجہ صاحب کی دیگر تصنیفات سے اس کا تقابُل اور موازنہ کیا جائے، تو روزِ روشن کی طرح یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ ”اِشاراتِ فریدی“ ایک ”تحریف کردہ اور ناقابلِ استناد“ کتاب ہے“۔

(پندرہ روزہ الاحرار، لاہور۔ بابت یکم نومبر تا ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء۔ جلد ۸، شمارہ:۱۶، صفحہ ۲۱)

(۴) مولوی حکیم میر محمد ربانی دیوبندی نے بھی ثابت کیا ہے کہ ”اشاراتِ فریدی“ میں تحریفات والحاقات ہیں۔ ملاحظہ ہو ”احتسابِ قادیانیت“، جلد ۵۹، صفحہ ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۲

(مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان)

(۵) مولوی مشتاق احمد چنیوٹی دیوبندی نے خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف کے

تذکرہ کے ضمن میں ''اشاراتِ فریدی'' (مقابیس المجالس) کے متعلق لکھاہے:

''اس کتاب میں حضرت خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات ''اشاراتِ فریدی'' سے (جو حضرت کے وصال کے کئی سال بعد شائع ہوئے) ایک عربی خط کا حوالہ دیاہے۔ جو''حضرت خواجہ صاحب'' نے مرزاغلام احمد قادیانی کو لکھا، اوراس میں مرزاقادیانی کو ''من عباداللہ الصالحین'' لکھا۔ اس سے معلوم ہوا خواجہ صاحب موصوف، مرزاکوبرحق تسلیم کرتے تھے۔ مرزائیوں کا یہ مکارانہ شاہکارکوئی نیانہیں، بلکہ بہت پرانااور بدبودار جھوٹ ہے۔ جوآج سے چالیس سال قبل بھی جناب محمداکبرخان صاحب ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاولنگر کی عدالت میں قادیانی اُمت نے پیش کیاتھا۔ اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کومرزائی ثابت کرنے کی کوشش کی تھی اوراس کے اثبات میں ''ارشاداتِ فریدی'' (اشاراتِ فریدی از ناقل) نامی کتاب کوپیش کیاتھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے علمائے کرام...نے قادیانی اُمت کی اس کذب بیانی کی دھجیاں بکھیردی تھیں۔ اورمرزائی فریب کاری کاپردہ چاک کردیاتھا۔ جس کی تفصیل ''فیصلہ مقدمہ بہاولپور'' نامی کتاب میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے... نوٹ: اس موضوع پر مناظرِ اسلام مولانالال حسین اخترمرحوم کاایک رسالہ ہے، جو متعدّد بار طبع ہوچکاہے''

(تحفظِ ختمِ نبوت کی صد سالہ تاریخ، صفحہ ۱۳۰،۱۳۱، مطبوعہ انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ، پاکستان)

اس کتاب پر مولوی عبدالحفیظ مکی دیوبندی، مولوی زاہدالراشدی دیوبندی

اور مولوی الیاس چنیوٹی دیوبندی (امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، پاکستان) کی تقاریظ موجود ہیں۔

اس اقتباس میں مولوی مشتاق احمد چنیوٹی دیوبندی نے بھی ''اشاراتِ فریدی'' (مقابیس المجالس) کو تحریف شدہ قرار دیا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ کتاب خواجہ صاحب کے انتقال کے کئی سال بعد شائع ہوئی تھی۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ اس کتاب کے تحریف شدہ ہونے کی تفصیل مولوی لال حسین اختر دیوبندی کی کتاب (''حضرت خواجہ غلام فرید رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْهِ اور مرزا قادیانی'') اور ''مقدمہ بہاولپور'' میں موجود ہے۔

دیوبندی کتب سے پیش کیے گئے ان حوالہ جات سے ثابت ہو گیا کہ ''اشاراتِ فریدی'' (مقابیس المجالس) میں تحریفات والحاقات موجود ہیں۔ اس لیے اس کتاب سے مولوی ابوایوب دیوبندی کا ہمارے خلاف اِستدلال کرنا اور اسے مستند قرار دینا باطل ہے۔

''مقابیس المجالس'' کے چند اقتباسات، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب میں فرقِ باطلہ کی جانب سے تحریف کی گئی ہے

ذیل میں ''اشاراتِ فریدی'' یعنی ''مقابیس المجالس'' کے چند اقتباس ملاحظہ کریں۔ جن سے یہ بات مزید واضح ہو جائے گی کہ اس کتاب میں تحریفات والحاقات موجود ہیں۔

سرسیداحمد کے چہرے سے برکت ٹپکتی تھی: مَعَاذَاللّٰہ

ضروریاتِ دین کے منکر سرسیداحمد خان نیچری کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کے چہرے سے برکت ٹپکتی تھی۔ اقتباس ملاحظہ کریں:

> ”نواب قیصر خان مگسی نے عرض کیا کہ قبلہ سیداحمد خان نیچری کس قسم کا آدمی تھا؟ آپ نے فرمایا: نہایت ہی اچھے آدمی تھے۔ اوران کے چہرے سے برکت ٹپکتی تھی۔ ان کا اسلام کے کسی فرقے سے اختلاف نہیں تھا۔ اور ہر فرقے کو اچھا کہتے تھے“۔

(مقابیس المجالس، اُردو ترجم: اشاراتِ فریدی، صفحہ ۷۹۵، مطبوعہ الفیصل ناشران و تاجران کتب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

یہ بات اہلِ علم سے پوشیدہ نہیں کہ سرسیداحمد خان فرقۂ نیچریہ کا پیشوااَور ضروریاتِ دین کا منکر تھا۔ مولوی ابوایوب دیوبندی یہاں اپنا مؤقف واضح کریں کہ کیاسرسیداحمد خان جیسے نظریات کے حامل شخص کے بارے میں یہ بات کہنا دُرست ہے کہ اس کے چہرے سے برکت ٹپکتی تھی؟

مولاناغلام دستگیر قصوری نے ”جواہرِ مُضِیَّہ رَدّنیچریہ“ (مطبوعہ مطبع گلزارِ محمدی، لاہور) میں سرسیداحمد خان کے نظریات کا رَدّ کیا ہے۔ اس کتاب پر مولوی خلیل انبیٹھوی دیوبندی کی تصدیق بھی موجود ہے۔ ڈپٹی اِمداد العلی غیر مقلد نے سرسیداحمد خان کے نظریات کے رَدّ میں ”امداد الآفاق برجم اہل النفاق“ (مطبوعہ مطبع نظامی، کانپور) کے نام سے مستقل کتاب لکھی اور ہر طبقہ کے علما کی تصدیقات

حاصل کرکے اس میں شامل کیں۔مولوی عبدالعزیزلدھیانوی دیوبندی و مولوی محمدلدھیانوی دیوبندی نے ”نصرۃ الابرار“(مطبوعہ مطبع صحافی،لاہور،بچنس گنج)میں۔مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے ”اِمدادالفتاویٰ“ ،کتاب العقائدمیں۔اور مفتی محمد نعیم دیوبندی نے”ادیانِ باطلہ اور صراطِ مستقیم“(مطبوعہ بیتُ الاشاعت، جامع مسجد روڈ،بہار کالونی، نزدعباس بُک اسٹال، کراچی) میں سرسیداحمدخان کے نظریات کارَدّکیاہے(اس پر مزید تفصیل بھی پیش کی جاسکتی ہے لیکن سرِدست اتنی ہی کافی ہے)۔لہٰذا خواجہ غلام فرید کے بارے میں یہ قول منسوب کرناکہ اُنہوں نے منکرِ ضروریاتِ دین سرسیداحمدخان کے بارے میں یہ کہاہے کہ اس کے چہرے سے برکت ٹپکتی تھی،دُرست نہیں۔

مولوی نذیرحسین غیر مقلد صحابی معلوم ہوتا ہے:مَعَاذَاللہ

”مولوی نذیرحسین محدث دہلوی کاذکرہونے لگا۔قطب الموحدین حضرت خواجہ محمدبخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے عرض کیاکہ حضورلوگ مولوی نذیرحسین کوغیرمقلداوروہابی کہتے ہیں۔وہ کیسے آدمی تھے؟آپ نے فرمایاکہ سبحان اللہ!وہ تو ایک صحابی معلوم ہوتے ہیں۔آپ نے فرمایاکہ کسی شخص کی عظمت کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ دنیامیں اس کی مانندکوئی نہ ہو۔چنانچہ آج کل کے زمانے میں علمِ حدیث میں ان کاکوئی نظیر نہیں ہے۔نیزوہ اس قدر بےنفس ہیں کہ اہلِ اسلام کے کسی فرقے کوبُرانہیں کہتے“

(مقابیس المجالس،اُردوترجم:اشاراتِ فریدی،صفحہ۷۹۶،مطبوعہ الفیصل ناشران و تاجران کتب،غزنی سٹریٹ،اُردوبازار،

لاہور)

اس اقتباس میں غیرمقلدین کے امام مولوی نذیرحسین دہلوی کوصحابی جیسالکھاہے۔حالانکہ خواجہ غلام فرید نے اپنی کتاب ”فوائدفریدیہ“میں وہابیہ کوفرقہ باطلہ میں سے شمارکیاہے۔پھریہ کیسے ہوسکتاہے کہ آپ اسی فرقۂ باطلہ وہابیہ کے اِمام کوصحابی جیساقراردے دیں۔فتدبر۔اس اقتباس میں مذکوریہ بات بھی حقائق کے خلاف ہے کہ مولوی نذیرحسین غیرمقلدکسی فرقے کوبُرانہیں کہتے۔کیونکہ مولوی نذیرحسین دہلوی فرقۂ وہابیہ کی غیرمقلد شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔اورغیرمقلدین کے نزدیک اہلِ سنت وجماعت کے عقائدومعمولات شرک وبدعت ہیں۔

توحیدکے بارے میں وہابیوں کے عقائدصوفیہ سے ملتے ہیں۔نیزغیرِخداسے مددمانگناشرک ہے:مَعَاذَاللّٰہ

> ”فرمایاکہ توحیدکے بارے میں وہابیوں کے عقائدصوفیہءکرام سے ملتے جلتے ہیں۔وہابی کہتے ہیں کہ انبیاءاوراولیاءسے مددمانگناشرک ہے۔بے شک غیرِخداسے امدادمانگناشرک ہے۔توحیدیہ ہے کہ خاص حق تعالیٰ سے مددطلب کرے۔چنانچہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ(ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اورتجھ سے مددمانگتے ہیں)کامطلب یہی ہے“

(مقابیس المجالس،اُردوترجم:اشاراتِ فریدی،صفحہ۷۹۶،۷۹۷،مطبوعہ الفیصل ناشران وتاجران کتب،غزنی سٹریٹ،اُردوبازار،لاہور)

اس اقتباس میں بیان کردہ دونوں باتیں حقائق کے منافی ہیں کہ

(۱) توحید کے متعلق وہابیوں کے عقائد صوفیہ سے ملتے ہیں۔

(۲) اور غیرِ خدا سے مدد مانگنا شرک ہے۔

یہ اقتباس بھی اِلحاقی ہے۔کیونکہ اہلِ علم جانتے ہیں کہ وہابیہ اور صوفیہ کے عقائد میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔وہابیہ خود بھی اس بات کو دُرُست تسلیم نہیں کریں گے کہ ان کے عقائد صوفیہ کے عقائد سے ملتے ہیں۔وہابیہ غیرِ خدا سے طلبِ استمداد کو شرک کہتے ہیں جبکہ صوفیہ اِستمداد کے قائل ہیں۔اسی کتاب میں ''شیخ کی غیبی امداد'' کے عنوان کے تحت ایک واقعہ لکھا ہے جس میں حضرت فخرالاولیا نے اپنے مرید کی غیبی مدد کی تھی۔

(مقابیس المجالس، اُردو ترجم: اشاراتِ فریدی، صفحہ ۸۲۰، مطبوعہ الفیصل ناشران و تاجران کتب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

قارئین! اس کتاب میں اگرایک مقام پر غیرِ خدا سے مدد مانگنا شرک قرار دیا گیاہے، تو دوسرے مقام پر غیرِ خدا سے غیبی مدد کا ملنا بیان کیا گیا ہے۔

امام مالک کے مذہب میں کتے کا گوشت حلال ہے: مَعَاذَاللّٰہ

''مقابیس المجالس'' میں ''کتے کا گوشت'' کے عنوان کے تحت ایک واقعہ ان الفاظ میں لکھا ہے:

''گفتگو اس بارے میں شروع ہوئی کہ امام مالک کے نزدیک کتے کا گوشت حلال ہے۔حضرت اقدس نے ایک عالم سے دریافت

کیاکہ یہ معاملہ کس طرح ہے؟انہوں نے عرض کیاکہ قبلہ میں نے
یہ بات کسی فقہ کی کتاب میں نہیں دیکھی“

اس کے بعد لکھاہے کہ کچھ بزرگ سفرکے دوران چاردن سے بھوکے تھے۔انہوں نے دعاکی کہ اللہ تعالیٰ کوئی شکار عطاکرے۔:

”یہ کہناتھاکہ وہاں ایک کتانمودار ہوا۔چونکہ بھوک سے سب کی حالت خراب تھی۔انہوں نے کتے کوپکڑکرذَبح کیااورامام مالک کے مذہب کے مطابق اس کے ٹکڑے کرکے آپس میں بانٹ لیے۔کتے کاسرحضرت ابوعبداللہ کے حصے میں آیا۔سب لوگوں نے مجبور ہوکرکتے کاگوشت کھایا“

(مقابیس المجالس،اُردوترجم:اشاراتِ فریدی،صفحہ ۷۳۸،۷۳۹،مطبوعہ الفیصل ناشران وتاجران کتب،غزنی سٹریٹ، اُردوبازار،لاہور)

اگرمولوی ابوایوب دیوبندی کے نزدیک”مقابیس المجالس“معتبرکتاب ہے توبتائیں کہ امامِ مالک کے مذہب میں یہ مسئلہ کہاں مذکورہے؟نیزاگروہ اس اقتباس کوالحاقی تسلیم نہیں کرتے توان کوچاہیے کہ کتے کاگوشت بھی کھایاکریں کیونکہ مولوی خلیل انبیٹھوی نے لکھاہے کہ:

”مختلف فیہ مسئلہ تویوں بھی بِلاضرورت جائزہوتاہے“

(براہینِ قاطعہ،صفحہ ۱۴۱،مطبوعہ دارالاشاعت،اُردوبازار،کراچی)

دیوبندی پہلے مفت میں زاغِ معروفہ سے لطف اندوزہوتے تھے،اب کتے

کاگوشت بھی مفت میں تناول فرمایاکریں۔اس اقتباس سے بھی اہلِ علم پر یہ بات واضح ہوگئی کہ ”مقابیس المجالس“میں تحریفات والحاقات موجود ہیں۔

مریدین شیخ کے ڈر کلمہ طیبہ میں ” مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ“کہتے تھے، ان کادل کرتاتھاکہ اپنے شیخ کے نام کا

کلمہ پڑھاکریں:

”حضرت مولانافرمایاکرتے تھے کہ ہمارے حضرت شیخ کے تمام مریدین برگزیدہ تھے۔اور محبتِ شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں ”مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ“ حضرت شیخ کے ڈر سے کہتے تھے۔ورنہ ان کاجی یہ چاہتاتھاکہ شیخ کے نام کاکلمہ پڑھیں“۔

(مقابیس المجالس، اُردو ترجم:اشاراتِ فریدی، صفحہ ۱۷۶، مطبوعہ الفیصل ناشران و تاجران کتب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ الْعَظِیْم۔وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔اس اقتباس کی شناعت پر تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ ”اشاراتِ فریدی“کے پیش کیے گئے یہ چنداقتباسات اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ اس میں تحریفات والحاقات موجود ہیں۔

☆ مولوی ابوایوب دیوبندی نے ”اشاراتِ فریدی“(مقابیس المجالس)کے متعلق مزید لکھاہے:

”چونکہ اہل السنہ دیوبند کے بارے میں خواجہ صاحب نے تعریفی جملے نقل کیے تھے۔اس لیے ان کی ساری کاوش اور کوشش (اس)کو بے کار بنانے کی کوشش کی

گئی۔حالانکہ شرف قادری نے ”تذکرہ اکابر“میں خواجہ صاحب کاذکرکرکے ملفوظات کاذکربھی کیاہے۔جعلی وغیر معتبرنہیں کہا“

(کشف الخداع، صفحہ ۲۳۵، مطبوعہ دفاع اہل السنۃ والجماعۃ اکیڈمی)

اگرعلامہ عبدالحکیم شرف قادری نے خواجہ صاحب کاذکرکرکے ”مقابیس المجالس“(اشاراتِ فریدی) کوجعلی وغیر معتبرنہیں کہا(جوکہ ابوایوب دیوبندی کے نزدیک اس کے مستند ہونے کی دلیل ہے)۔توجواباًعرض ہے کہ یہی کام دیوبندیوں نے بھی کیاہے۔سرِدست صرف دوحوالے پیش ہیں۔مشہوردیوبندی پیرنفیس الحسینی اوردیوبندی مناظرمولوی منیراحمداخترنے خواجہ صاحب کے تذکرہ میں ”مقابیس المجالس“(اشاراتِ فریدی)کاذکرکیاہے،لیکن اسے جعلی اورغیر معتبرنہیں کہا۔حوالہ جات ذیل میں ملاحظہ کیجیے:

☆ نفیس الحسینی دیوبندی نے لکھاہے:

”حضرت خواجہ غلام فریدقُدِّسَ سِرُّہٗ(م۱۳۱۹ھ۔۱۹۰۱ء):حضرت خواجہ غلام فرید، پنجاب میں سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے جلیل القدرمشائخ میں سے تھے۔فرمانروایانِ ریاست بہاولپورکے پیرومرشدتھے۔ان کے ملفوظات کاایک مجموعہ”مقابیس المجالس“کے نام سے ہے“

(حکایتِ مہرووفا، صفحہ۹، مطبوعہ دارالنفائس، نفیس منزل، کریم پارک، راوی روڈ، لاہور۔ایضاً، صفحہ۶، مطبوعہ انجمن ارشادالمسلمین،۶-بی شاداب کالونی، حمیدنظامی روڈ،لاہور)

☆ مولوی منیراحمداختردیوبندی نے اپنی کتاب ”اکابرِدیوبندکیاتھے؟“ (مطبوعہ دارالنعیم، دارالنعیم، دکان نمبرا، بیسمنٹ عمرٹاور، حق سٹریٹ، اُردوبازار، لاہور) کے صفحہ۳۷، ۳۸-صفحہ۵۷تا۶۰، اورصفحہ۹۸پر ”مقابیس المجالس“ یعنی ”اشاراتِ فریدی“ کے حوالہ جات سے استدلال کیاہے اور کہیں بھی اس کتاب کومُحرّف نہیں کہا۔لہٰذااِن دونوں حوالہ جات کاجوجواب آپ دیوبندی دیں گے، وہی جواب ہماری طرف سے بھی سمجھ لیجیے گا۔

”مقابیس المجالس“ کے متعلق دیوبندیوں کی مکاری اوردوزبانیں:

دیوبندیوں کی مکاری دیکھیے کہ جب انہوں نے اکابردیوبندکی توثیق پیش کرنی ہو، توبلاجھجک ”مقابیس المجالس“ سے اِستدلال کرلیتے ہیں۔لیکن جب اس کتاب سے قادیانیوں کے کیے گئے استدلال کاجواب دیناہو، تووہاں کہتے کہ ”یہ کتاب محرّف ہونے کی وجہ سے غیر معتبرہے،اس لیے اس سے اِستدلال دُرُست نہیں“۔

☆ ”مقابیس المجالس“(اشاراتِ فریدی)کے متعلق دوسرے اقتباس میں مولوی ابوایوب دیوبندی نے جوکہاہے،وہ قادیانی بھی کہہ سکتے ہیں کہ:

> ”چونکہ مرزاغلام احمدکے بارے میں خواجہ صاحب نے تعریفی جملے بیان کیے تھے۔اس لیے اس کوبے کاربنانے کی کوشش کی گئی۔حالانکہ مولوی نفیس الحسینی دیوبندی نے ”حکایتِ مہرووفا“میں خواجہ صاحب کاذکرکرکے ملفوظات کاذکربھی کیاہے۔جعلی وغیر معتبرنہیں کہا“

☆ مولوی ابوایوب دیوبندی کے پیرومرشد مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے لکھاہے:

"اگرکسی عالم کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب اوراس کے ملفوظات یااس قسم کی دیگر چیزوں کاآپس میں تعارض ہو۔ تواس کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب کااعتبار ہوگا"۔

(جی ہاں فقہِ حنفی قرآن وحدیث کانچوڑ ہے، صفحہ ۲۲، مطبوعہ مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ، ۸۷- جنوبی، لاہورروڈ، سرگودھا)

یہی اُصول آپ پچھلے صفحات میں دیوبندی مناظرمولوی لال حسین اختردیوبندی کے حوالے سے بھی ملاحظہ کرچکے ہیں کہ:

"حضرت خواجہ صاحب کی تصنیف(فوائدفریدیہ از ناقل) کے مقابل رکن الدین مؤلف "اشاراتِ فریدی"(مقابیس المجالس)اورغلام احمدمرزائی ساکن اوچ کے دجل وفریب اورجعلی شائع کردہ خطوط اور ملفوظات کی کوئی حقیقت نہیں"۔

(احتسابِ قادیانیت، جلد۱، صفحہ ۲۲۳، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان)

مولوی لال حسین اختردیوبندی اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے بیان کردہ اس اُصول کے مطابق اگرکسی کے ملفوظات، اس کی اپنی لکھی ہوئی کتاب کے ساتھ ٹکرارہے ہوں، تواس کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب کااعتبار ہوگا۔اب خواجہ صاحب کی اپنی لکھی ہوئی کتاب "فوائدفریدیہ"کا اقتباس ملاحظہ کریں، جس میں انہوں نے وہابیہ کوباطل مذہب قراردیتے ہوئے لکھاہے:

"باطل مذاہب میں سے چار بہت ہی عام ہیں:

۱-رافضیہ۔۲-خارجیہ۔۳-وہابیہ، جو کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ حتیٰ کہ حضورِ اکرم بھی وفات کے بعد قبر شریف میں زندہ نہیں ہیں۔ نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ قبروں کے نزدیک دعا مانگنے والا کافر ہے۔۴-معتزلہ"

(فوائد فریدیہ، صفحہ ۵۵، مطبوعہ، مکتبہ معین الادب، جامع مسجد شریف، ڈیرہ غازی خان)

چونکہ اپنی تحریر کردہ کتاب میں خواجہ صاحب نے فرقہ وہابیہ (جو اس وقت غیر مقلدین وعلمائے دیوبند دونوں کو کہا جاتا تھا) کو باطل مذہب قرار دیا ہے۔اس لیے "مقابیس المجالس" کا حوالہ دیوبندیوں کو مفید نہیں۔

مولوی ابوایوب نے علمائے دیوبند کی تائید و توثیق خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔بِحَمْدِہٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی راقم نے اس کی زبردست تردید دیوبندی مذہب سے پیش کرکے مولوی ابوایوب دیوبندی کے منہ پر مُہرِ سکوت لگادی ہے۔

مولانا غلام دستگیر قصوری کی طرف سے دیوبندیوں کی تکفیر:

مولانا غلام دستگیر قصوری کے متعلق ڈاکٹر خالد محمود کا جھوٹ کا محاسبہ:

☆ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے مولانا غلام دستگیر قصوری کے متعلق لکھا ہے:

"قصور کے ایک تاریخی بزرگ مولانا غلام دستگیر قصوری ایک جگہ مسجد کے ایک مسئلے پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ظن غالب ہے کہ جو فتویٰ دیوبند کے نام سے ہے، وہ بھی وہاں کا نہیں۔ کیونکہ یہ کب ممکن ہے کہ وہاں کے علما بلا دلیل کسی شئے کو حرام بنادیں اور ایک مسجد تعمیر یافتہ اور آباد کو بلا وجہِ شرعی مسجدیت سے خارج اور غیر آباد کر دیویں"۔

(استفتاء مسجد ستیہ والا، ص۹، مطبوعہ قصور ۱۲۹۴ھ)

موضع ستیہ والا ضلع فیروز پور میں ایک گاؤں ہے، وہاں کی ایک مسجد کے بارے میں یہ اختلاف اُٹھا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ مولانا غلام دستگیر کا ان حضرات سے بعض علمی مسائل میں اختلاف بھی ہوا۔ مولانا قصوری نے "تقدیس الوکیل" لکھی اور اس میں بطریقِ لزوم حضرت مولانا خلیل احمد پر توہینِ باری تعالیٰ کا الزام لگایا۔ لیکن یہ الزام چونکہ بطریقِ لزوم تھا، بطریقِ التزام نہ تھا۔ اس لیے آپ نے ان حضرات کے خلاف فتویٰ کی زبان استعمال نہ کی اور کوئی فتویٰ نہ دیا۔ پھر جب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن نے اس پر "اَلْجَهْدُ الْمُقِلُ فِی تَنْزِیْهِ الْمُعِزِّ وَالْمُذِل" لکھی تو مولانا قصوری کا وہ ابہام بھی جاتا رہا۔ اب واقعی ان کے نزدیک ناممکن تھا کہ علمائے دیوبند کوئی بات قرآن و حدیث کے خلاف کہیں۔ فتویٰ کی زبان میں ہندوستان کے اہلِ سنت مسلمانوں کو علمائِ دیوبند پر پورا اعتماد تھا"۔

(مطالعہ بریلویت، جلد ۸، صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸، مطبوعہ دار المعارف، الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور)

☆ اسی جلد میں ایک اور مقام پر ڈاکٹر خالد محمود نے لکھا ہے:

"مولانا غلام دستگیر کے عہد میں موضع ستیہ والا تحصیل و ضلع فیروز پور (پنجاب) میں

ایک مسجد کی زمین کے بارے میں ایک مسئلہ چلا۔ مختلف جگہوں سے مختلف فتوے آئے۔ دیوبند کے نام سے جو فتویٰ پیش کیا گیا، وہ صحیح نہ تھا۔ مولانا غلام دستگیر یہ ماننے کے لیے تیار نہ ہوئے کہ وہاں سے غلط فتویٰ بھی آسکتا ہے۔ آپ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

> "ظن غالب ہے کہ جو فتویٰ دیوبند کے نام سے ہے، وہ بھی وہاں کا نہیں۔ کیونکہ یہ کب ممکن ہے کہ وہاں کے علما بلا دلیل کسی شئے کو حرام بتلادیں اور ایک مسجد تعمیر یافتہ اور آباد کو بلا وجہِ شرعی مسجدیت سے خارج اور غیر آباد کریں"۔

(استفتاء مسجد ستیہ والا، طبع قصور، ۱۲۹۴ھ، مطبع انجمن اسلامیہ)

مولانا غلام دستگیر اس بات کو ناممکن قرار دیتے ہیں کہ علمائِ دیوبند بلا وجہِ شرعی کسی چیز کو ناجائز بتلادیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کے خلاف ان دنوں پورے ملک میں کوئی سُنّی محاذ نہ تھا۔ نہ اس وقت مولانا احمد رضا خاں کا بریلی میں کوئی مدرسہ تھا، اس وقت کہیں دیوبندی، بریلوی کے اختلافات نہ تھے۔ "تقدیس الوکیل" اس کے بہت بعد کی تالیف ہے۔ اور اس میں صرف لزوم کی حد تک آپ نے ان پر الزام قائم کیے ہیں۔ التزام کی حد تک نہیں"

(مطالعہ بریلویت، جلد ۸، صفحہ ۱۸۶، مطبوعہ دار المعارف، الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور)

☆ یہی بات ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے "مطالعہ بریلویت" جلد ۲، صفحہ ۶۲ پر بھی لکھی ہے۔ "مطالعہ بریلویت" جلد ۸ سے پیش کیے گئے پہلے اقتباس

میں ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے مولانا غلام دستگیر قصوری کو "بزرگ" تسلیم کرتے ہوئے آپ کی عظمت ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"قصور کے ایک تاریخی بزرگ مولانا غلام دستگیر قصوری"۔

☆ مولانا غلام دستگیر قصوری کے متعلق یہی بات ڈاکٹر خالد محمود نے اپنی ایک اور کتاب میں یوں لکھی ہے:

"حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کا ایک مناظرہ مولوی غلام دستگیر قصوری سے ضرور ہوا تھا۔ مولوی صاحب موصوف علمائے دیوبند کی تکفیر نہ کرتے تھے، بلکہ انہوں نے ایک رسالہ "جواہر المضیۃ" جو نیچریوں کے رَدّ میں لکھا تھا، اس کی دارالعلوم دیوبند کے پہلے صدر مدرِّس حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سے تصدیق حاصل کی تھی، اور وہاں حضرت مولانا کو بڑے بڑے القاب اور نہایت بااعتماد الفاظ سے ذکر کیا ہے"

(عبقات، جلد ا، صفحہ ۱۹۰، ۱۹۱، مطبوعہ محمود پبلی کیشنز اسلامک ٹرسٹ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، محمود کالونی، لاہور)

"مطالعہ بریلویت" اور "عبقات" سے نقل کیے گئے مندرجہ بالا اقتباسات سے حاصل ہونے والے ۳ نکات، جن پر تبصرہ کیا جائے گا، درج ذیل ہیں:

۱- مولانا غلام دستگیر قصوری کے نزدیک دارُالعلوم دیوبند غلط فتویٰ نہیں دے سکتا۔

۲- مولاناغلام دستگیر قصوری، علمائے دیوبند کو کافر نہیں سمجھتے تھے۔

۳- ''اَلْجَھْدُ الْمُقِلُ فِی تَنْزِیْہِ الْمعِزِّوَالْمُذِل'' کے بعد مولاناغلام دستگیر قصوری کا علمائے دیوبند کے متعلق ابہام ختم ہوگیا تھا۔ان نکات کا جواب ذیل میں ملاحظہ کریں۔

پہلے جھوٹ کا جواب:

(ا):۔مولاناغلام دستگیر قصوری،علمائے دیوبند کے اصل وہابیانہ گستاخانہ نظریات کے علم سے قبل ان سے حُسنِ ظن رکھتے تھے۔اسی سبب آپ نے اپنے فتویٰ میں لکھا(بشرطِ صحتِ نقل):

''ظن غالب ہے کہ جو فتویٰ دیوبند کے نام سے ہے،وہ بھی وہاں کا نہیں۔کیونکہ یہ کب ممکن ہے کہ وہاں کے علمابلادلیل کسی شئے کو حرام بتلادیں اورایک مسجد تعمیریافتہ اورآباد کوبلاوجہِ شرعی مسجدیت سے خارج اور غیرآباد کریں''۔

چونکہ علمائے دیوبند، حنفی ہونے کے مدعی تھے، اس لیے ۱۲۹۴ھ میں مولاناقصوری نے ان کے ادعائے حنفیت کے پیشِ نظر ''حُسنِ ظن''اوران کے وہابیانہ نظریات سے لاعلمی کی وجہ سے لکھاکہ وہ یہ فتویٰ نہیں دے سکتے کہ ایک مسجد کوبلاوجہِ شرعی مسجدیت سے خارج کرکے غیرآباد کریں۔لیکن اس فتویٰ کے ۱۲ سال بعد۱۳۰۶ھ میں جب مولاناغلام دستگیر قصوری کوعلمائے دیوبند کے اصل وہابیانہ نظریات کاعلم ہوا،توآپ نے ان کاخوب رَدّکیااور تکفیر کافتویٰ جاری کیا۔ذیل میں ''تقدیس الوکیل'' سے ایک اقتباس پیش کیاجارہاہے جس میں مولاناغلام

دستگیر قصوری نے خود لکھا ہے کہ وہ ابتداء میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو علمائے اہلِ سنت میں سے سمجھتے تھے اوراس سے محبت للّٰہی رکھتے تھے۔ لیکن جب اس کی کتاب ''براہینِ قاطعہ ''کو دیکھا، تو وہ محبت، سخت عداوت میں بدل گئی۔ پھر آپ نے ''براہینِ قاطعہ '' کے اقوالِ مردودہ کے رَدّمیں رسالہ مرتب کرکے اس پر پنجاب کے مشاہیر علمائے لاہور و امرتسر کی تائیدات حاصل کیں۔اس کے بعد ''بہاولپور'' میں مولوی خلیل انبیٹھوی سے مناظرہ کیا، اوراس کی روئیداد ''تقدیس الوکیل ''لکھ کر علمائے حرمین وہندوستان سے علمائے دیوبند کے خلاف اس پر تقریظات لکھوائیں۔ مولانا قصوری کی تحریر ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

''یہ خلیل احمد ''براہین قاطعہ ''کا مؤلف مدرسہ عربیہ ریاست بہاول پور میں اوّل مدرِّس اور اکابر علما میں سے تھا۔ اور فقیر کاتب الحروف بھی اُس سے محبت للّٰہی رکھتا تھا، کیوں کہ اسے علمائے اہلِ سنت سے جانتا تھا۔ مگر جب فقیر کاتب الحروف ربیع آخر ۱۳۰۶ھ میں بغرضِ تحسین بعضے امورِ دین کے وارد ریاستِ مذکور ہوا، اور رسالہ ''براہینِ قاطعہ '' دیکھا، تو وہ مدت کی محبت سخت عداوت سے مبدل ہوگئی اور جب اخیر اس رسالہ کے رشید احمد گنگوہی کی تصدیق دیکھی، جو اُس نے بڑی شد و مد سے کی ہے اوراِس رسالہ کو بلقب ''الدلائل الواضحہ علٰی کراھۃ المروج من المولود والفاتحہ '' ملقب کیا ہے اور اس کے مؤلف کو اقسامِ دُعا اور ثنا سے یاد فرمایا ہے اور نیز ابتداء یعنی لوح پر درج ہے کہ ''بامر جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، مطبع ہاشمی میں مطبوع ہوا'' تب فقیر کو مولوی فیض الحسن صاحب مرحوم سہارن پوری کے قول کی تصدیق

ہوئی، جواُنھوں نے، ان کے حق میں عربی اخبار لاہور میں لکھا تھا کہ ”اس کا نام رشید ہے اور کام غیر رشید ہے“۔ پس فقیر نے ”براہین“ کو دیکھ کر، بعضے اعیانِ ریاست بہاول پور کواس کے مضامین کی قباحت پر مطلع کیا اور یہ خبر والیِ ریاست موصوفہ اصلح اللہ تعالٰی حالنا وحالہ واحسن مآلنا ومآلہ تک پہنچی اور تجویز ہوئی کہ حضرت صاحب چاچڑاں شریف یعنی اُن کے مرشد حاجی صاحب شیخ المشائخ مولانا شیخ غلام فرید صاحب سلّمہ اللہ الحمید جب سفرِ اجمیر شریف سے واپس تشریف لائیں، تو وہ حَکَم (مُنْصِفْ) کیے جائیں، اور اُن کے روبرو ”براہین“ کے مطالب کی تحقیق کے واسطے مناظرہ ہو۔ تو اس فرصت میں فقیر اپنے وطن کو آیا اور ”براہین“ کے اقوالِ مردودہ کے رَدّ میں ایک رسالہ لکھا اور علمائے پنجاب کی خدمت میں پیش کرکے مشاہیر علمائے لاہور و امرتسر سے تصدیق کرایا۔ پھر ابتدائے رمضان المبارک میں حسب الطلب ریاست بہاولپور کے فقیر مناظرہ کے لیے وارد بہاولپور ہوا، اور خلیل احمد جو رُخصت پر تھا، وہ بھی اپنے ہم مشرب علما کو لے کر عشرہ اخیر رمضان المبارک میں وارد بہاولپور ہوا، جن کے نام یہ ہیں:

۱- مولوی محمود حسن، مدرِّس مدرسہ دیوبند- ۲- مولوی صدیق احمد، مقیم ریاست کوٹلہ مالیر - ۳- مولوی محمد مراد- ۴- مولوی عبدالحق، متوطن قاضی پور - ۵- مولوی جمیعت علی، مدرِّس فارسی، بہاول پور۔

اور حضرات علمائے اہلِ سنت سے ۱- مولوی سلطان محمود تلہری والے ۔ ۲ مولوی عبدالرشید، مدرِّس مدرسہ صاحب السیر عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ۔ ۳- مولوی عمر بخش

۔۴- مولوی غلام نبی ۔۵-و مولوی الٰہ بخش صاحبان کو بغرضِ تحقیقِ حق بلوایا اور رمضان شریف میں شدتِ گرمی کے سبب سے انعقادِ مجلسِ مناظرہ بعدِ عیدِ سعید قرار پایا۔ پس ۳شوال کو حضرت صاحب کے مقام فرودگاہ پر، اراکینِ ریاستِ بہاول پور، و جمیع علما و شرفا وغیرہم مجمع ہوئے، تو فقیر راقم الحروف نے محض تائیدِ دینِ متین کی غرض سے چند اعتراضات، مسائلِ ''براہین قاطعہ'' پر عرض کیے اور اوّل سے آخر تک پڑھ سنائے، جو بجنسہٖ منقول ہوتے ہیں۔

پہلا اعتراض: ''انوارِ ساطعہ'' کے ابتداء میں ضعفِ اِسلام پر افسوس کر کے لکھا ہے:

''کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ جنابِ باری عزاسمہٗ جس کی شانِ عالی یہ ہے: '' وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا۔ اس کو امکانِ کذب کا دھبہ لگاتا ہے''۔ انتھٰی۔

''براہین قاطعہ'' کے صفحہ ۳ میں اس کی تردیدیوں کی ہے:

> ''امکانِ کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا، بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خُلْفِ وعید آیا جائز ہے یا نہیں؟ چناں چہ ''رَدّ مُختَار'' میں ہے: 'ھل یجوز الخلف فی الوعید۔ الخ'' اور ایسا ہی دیگر کتب میں لکھا ہے۔ پس اِس پر طعن کرنا مولف کا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے اور امکانِ کذب خُلْفِ وعید کی فرع ہے''۔ انتھٰی ملتقطۃ۔

اس پر خلاصہ اعتراض کا یہ ہے کہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کو خُلْفِ وعید کی فرع بتانا عوامِ اہلِ اسلام کو دھوکا دینا ہے، جس سے ظاہر ہے کہ ''براہین'' والے کا خود عقیدہ

یہی ہے اور یہی عقیدہ بعینہٖ وہابیوں کا ہے۔ چناں چہ رسالہ ”جامع الشواہد“ میں درج ہے:

> ”پہلا عقیدہ وہابیوں کا یہ ہے کہ خداے پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہیں، چناں چہ کتاب ”صیانۃ الایمان“ مطبوعہ مرادآباد، مصنفہ مولوی شہود الحق شاگرد مولوی نذیر حسین کے صفحہ ۵ میں مندرج ہے۔“ ۔انتھٰی بلفظہ۔

اور ایسا ہی اِس رسالہ میں چند عقائد و اعمال اُن کے ذکر کر کے اخیر میں چھپن (۵۶) علماے ہندوستان کے اتفاق سے لکھا ہے کہ بعضے یہ عقائد وغیرہ کفر ہیں۔ بعضے فسق وبدعت ہیں اور ہند و پنجاب میں یہ رسالہ مکرر چھپ کر شائع ہوا ہے“

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۶۴ تا ۶۷، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۶۰، ۶۱، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

دوسرے جھوٹ کا جواب:

(۲) دجل وفریب میں اپنی مثال آپ یعنی ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی دیوبندی کا یہ کہنا کہ:

> ”مولانا غلام دستگیر قصوری، علمائے دیوبند کو کافر نہیں سمجھتے تھے“۔

بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ ڈاکٹر خالد محمود کے اس جھوٹے دعوے کی تردید پہلے ڈاکٹر خالد محمود کی اپنی دو کتب ”مطالعہ بریلویت“ اور ”مناظرے اور مباحثے“ سے

پیش کی جائے گی۔اس کے بعد "تقدیس الوکیل" اوردوعدد مستند دیوبندی کتب "تذکرۃ الخلیل" اور "حیاتِ خلیل" سے بھی اس بات کا ثبوت پیش کیاجائے گا کہ مولاناغلام دستگیر قصوری نے مولوی خلیل انبیٹھوی اوران کے ہم عقیدہ علمائے دیوبندکی تکفیرکی ہے۔

ڈاکٹرخالدمحموددیوبندی کادومقامات پراِقرار، کہ مولاناقصوری علمائے دیوبندکی تکفیرکے قائل تھے:

پہلااِقرار:

(ا)"میں نے آپ کوبتایاتھاکہ ایک مولوی غلام دستگیر قصوری ہوئے تھے۔اس نے علمائِ دیوبندکوجو کافرکہا۔ تومولاناسعیداحمدسے پوچھاگیاکہ غلام دستگیر جوآپ کوکافرکہتاہے،آپ بتائیے کہ آپ ان کوکیاکہتے ہیں؟

مولانانے جواب دیا،فرمایا:ہم اس کومسلمان کہتے ہیں۔تواصل بات ہے کہ وہ بھی جھوٹ کہتاہے،ہم بھی جھوٹ کہتے ہیں،وہ جوہیں کہتاہے کافرتوجھوٹ ہے۔ہم کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں،ہم بھی جھوٹ بول رہے ہیں۔مولاناخلیل احمدصاحب "تذکرۃ الخلیل" ص۱۳۳میں فرماتے ہیں:

غلام	دستگیر	ار	کافرم	خواند
چراغِ	کذب	را	نبود	فروغ
مسلمان	گفتمش		اندر	مکافات
دروغ	را	جزا	باشد	دروغ

غلام دستگیر احمد مجھے کافر کہہ رہا ہے۔ تو جھوٹ کا چراغ ہمیشہ نہیں جلتا، میں ان کو جواب میں مسلمان کہتا ہوں۔ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا۔ جھوٹ کا بدلہ جھوٹ، اب یہ مسئلہ تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ ان کے اور ہمارے درمیان فاصلہ یہ ہے کہ

برزخ بحرین امکان وجوب
یہ تو کفر واِسلام کا فاصلہ ہے"۔

(مناظرے اور مباحثے، صفحہ ۱۵۹، ۱۶۰، مطبوعہ مکتبہ سید احمد شہید، کچہری روڈ، پسرور، سیالکوٹ۔ مرتب ابن یونس مولوی حافظ ندیم قاسمی دیوبندی)

دوسرا اِقرار:

(۲)"حضرت مولانا خلیل احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو کسی نے بات پہنچائی کہ مولانا (غلام) دستگیر آپ کو کافر کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اس نے کہا: آپ انہیں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جھوٹ کا بدلہ جھوٹ، ہم انہیں مسلمان کہتے ہیں۔ سو جس نے بھی بریلویوں کو کبھی مسلمان کہا، وہ اسی قبیل سے ہے۔ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا۔ آپ نے فرمایا:

غلام دستگیر ارکافرم خواند
چراغِ کذب را نبود فروغ
مسلمان گفتمش اندر مکافات
دروغ را جزا باشد دروغ

(تذکرۃ الخلیل، ص ۱۳۳)

(مطالعہ بریلویت، جلد۵، صفحہ ۶۹، مطبوعہ دارالمعارف، الفضل مارکیٹ، اُردوبازار، لاہور)

قارئین! آپ نے ملاحظہ کیاکہ ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی نے اپنی کتاب ''مطالعہ بریلویت ''میں ایک ہی عنوان پر دو متضاد موقف بیان کیے ہیں۔اس کی جلد۲اور۸ میں لکھاہے کہ:

''مولاناغلام دستگیر قصوری، علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے تھے''۔

جبکہ جلد۵ میں اپنے پہلے مؤقف کے برعکس یہ اعتراف کیاہے کہ:

''مولاناغلام دستگیر قصوری، علمائے دیوبند کی تکفیر کرتے تھے''۔

کتاب ''مناظرے اور مباحثے''میں بھی ڈاکٹر خالد محمود نے تسلیم کیاہے کہ مولاناغلام دستگیر قصوری علمائے دیوبند کی تکفیر کرتے تھے۔سچ ہے:

دروغ گورا حافظہ نباشد

''تذکرۃ الخلیل''اور''حیاتِ خلیل''سے اس بات کاثبوت کہ مولاناغلام دستگیر قصوری، علمائے دیوبند کو کافر سمجھتے تھے:

☆مستند دیوبندی کتاب ''تذکرۃ الخلیل''میں لکھاہے:

''اخبار نظام الملک، مرادآباد ۲۷ذی الحجہ ۱۳۰۶ھ کی وہ تحریر شائع کرتا ہوں، جوایک مصنف شریکِ مناظرہ نے مولوی غلام دستگیر قصوری کی اس تحریر کے جواب میں شائع کی، جس کی سُرخی یہ تھی:

خلیل احمد خدا را گفت کاذِب
دلیل آورد از خلف المواعید

......ساری تحریر کا خلاصہ یہ تھا کہ مولوی اسماعیل دہلوی بھی جو کہ مشہور و معروف "وہابی" اور "رئیسِ غیر مقلدین" ہے، یہی کہتا ہے۔اور مولوی خلیل احمد اُس کا چیلا ہے۔لہٰذا "کافر اور وہابی" ہے۔اس تحریر پر طلبہ کے اور نام کے مولویوں اور مساجد کے اماموں اور واعظوں کے دستخط کرادیے۔جس سے عوام سمجھیں کہ ریاست کے سارے مولوی تکفیر پر متفق ہیں"

(تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳، مطبوعہ مکتبۃ الشیخ، ۳/۴۴۵- بہادر آباد، کراچی)

اس اقتباس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا غلام دستگیر قصوری نے مولوی خلیل انبیٹھوی کی تکفیر کی تھی۔

☆اسی سلسلے میں ''تذکرۃ الخلیل'' سے مزید دو اقتباسات ملاحظہ کریں جن میں واضح طور پر یہ اِقرار کیا گیا ہے کہ مولانا غلام دستگیر قصوری، علمائے دیوبند کی تکفیر کرتے تھے:

> '' بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالیٰ نہ جماعتِ اہلِ سنت و جماعت سے ہم جُدا ہیں، نہ دائرہ اسلام سے خارج۔اور نہ ہمارا کوئی عقیدہ عقائدِ اہلِ سنت کے خلاف۔تو یہ سب "سبّ و شتم" اور تضلیل و تکفیر مولوی غلام دستگیر کی طرف ہی لَوٹتی ہے"

(تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۱۳۵، مطبوعہ مکتبۃ الشیخ، ۳/۴۴۵- بہادر آباد، کراچی)

☆ "افسوس یہ ہے کہ مفتی کون؟ غلام دستگیر۔اور مسئلہ کون سا؟ عمومِ قدرتِ باری تعالیٰ۔سُبْحَانَ اللّٰہ یہ منھ اور مسور کی دال۔خدا کی قدرت کہ مسئلہ قدرت میں

اور غلام دستگیر ہماری تکفیر کرے"۔

(تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۱۳۶، مطبوعہ مکتبہ الشیخ، ۴۴۵/۳- بہادرآباد، کراچی)

(۲) مولوی محمد ثانی حسنی دیوبندی نے لکھا ہے:

"مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کے ذریعہ جھوٹے فتوے شائع کیے گئے۔ حکومت کی نگاہ میں آپ کو گرانے کی فکر کی گئی۔ فرمانروائے ریاست کو مشتعل کیا گیا۔ ایسا بھی ہوا کہ علمائے سوء کی دستخطوں سے آپ کو کافر تک بنایا گیا"

(حیاتِ خلیل، صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴، مکتبۂ اسلام، گوئن روڈ، لکھنؤ/کتب خانہ یحیوی، مظاہر علوم، سہارنپور)

☆ مولوی محمد ثانی حسنی دیوبندی نے اسی سلسلے میں مزید لکھا ہے:

"مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے ایک فتویٰ شائع کیا، اور اس پر بہاولپور کے کئی اماموں اور واعظوں کے دستخط لیے۔ اس فتویٰ کا ماحصل یہ تھا:

"خلیل احمد اور اس کے ہم عقیدہ اہلِ سنت سے نہیں۔ فرقہ وہابیہ اسماعیلیہ کے سخت بے ادبوں سے ہیں۔ جن سے ہندوستان وغیرہ میں غیر مقلد اور نیچری شاخیں نکلی ہیں۔ اہلِ اسلام، اہلِ سنت والجماعت کو ان سے اجتناب واجب ہے"

"براہینِ قاطعہ" کو پڑھ کر یہ بات مشہور کی گئی کہ:

"مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی، جو کہ مشہور و معروف وہابی اور رئیس غیر مقلدین ہیں، یہی کہا ہے اور مولوی خلیل احمد اس کا چیلہ ہے، لہٰذا کافر اور وہابی ہے"

مناظرہ:

صرف یہ تحریر ہی شائع نہیں کی گئی، بلکہ فرمانروائے ریاست کوباور کرایا گیاکہ مولاناخلیل احمدصاحب بدعقیدہ اور کافرہیں“۔

(حیاتِ خلیل، صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴، مکتبۂ اسلام، گوئن روڈ، لکھنؤ/کتب خانہ یحیوی، مظاہر علوم، سہارنپور)

دیوبندی کتب سے پیش کیے گئے ان حوالہ جات سے بخوبی ثابت ہوگیاکہ مولاناغلام دستگیر قصوری کے حوالے سے ڈاکٹر خالد محمود کا یہ دعویٰ باطل ہے کہ آپ علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے تھے۔

”تقدیس الوکیل“ سے اس بات کا ثبوت کہ مولاناغلام دستگیر قصوری، علمائے دیوبند کو کافر گستاخ سمجھتے تھے:

اب اگلی سطور میں ”تقدیس الوکیل“ کے وہ اقتباسات ملاحظہ کریں، جن میں مولاناغلام دستگیر قصوری نے علمائے دیوبند بالخصوص مولوی خلیل انبیٹھوی کی خوب درگت بنائی ہے۔

☆”امکانِ کذب کا صاحبِ ”براہین“ معتقد ہے۔ پھر صاف صاف اور اُونچی آواز سے منادی کر رہا ہے کہ:”مسئلہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ ہرگز عقائدِ اہلِ سنت کے مخالف نہیں ہے۔۔بلکہ امکان کذب کو نہ ماننے والا اہلِ سنت سے خارج ہے“۔ چناں چہ یہ اقوال اس کے جواب تفصیلی سے اُوپر منقول ہوچکے ہیں۔ اور وہ جواب تفصیلی اس کا دستخطی فقیر کے پاس موجود ہے، جو چاہے دیکھ لے۔ پس یہ اُس کے اقوال فقیر قصوری کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کے صدق پر اور انبیٹھوی بہتانی کے کذب پر روشن دلیل ہیں۔

پس جو لوگ حق سُبْحَانَہٗ کو کاذِب بتاویں اور اُس کے امکانِ کذب کو بکمالِ تاکید ثابت فرماویں، تو وے ابنائے جنس کی تکذیب سے کیا پروار کھتے ہیں۔ حاکم حقیقی ہی بہتر منتقم ہے"۔

(تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل، صفحہ ۳۵، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۸۹، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۴۲، ۴۳، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ "مولوی اسماعیل دہلوی نے رسالہ "یک روزی" میں یہ تقریر لکھی ہے، جس پر صاحبِ "براہین" اور اُس کے حواریین، جیساکہ پہلے اس سے بھی اس کی تقلید کر کے حق تعالیٰ کی توہین میں اوندھے گرے تھے۔ ویسا ہی یہاں پر قرآنِ مجید کی تفسیر بالرائے کر کے اور حافظ ہو کر قرآن کے لفظوں میں بھی نقصان کر رہے ہیں"

(تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل، صفحہ ۳۵، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۹۰، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۴۴، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ "مولوی گنگوہی اور اس کا مرید انبیٹھوی اور تمام اُن کے ہم مذہب جو حق تعالیٰ کے امکانِ کذب کو ثابت کر رہے ہیں۔ غور سے دیکھیں کہ اس بداعتقادی نے اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے سے اور علما اور اولیا کے کلام میں دلیرانہ تحریفِ لفظی و معنوی سے ان کی کیسی عاقبت خراب کی ہے، ترقی کے بعد تنزّل سے پناہ بخدا"

(تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل، صفحہ ۴۸، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۱۰۷، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۶۳، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

''معتقدمنتقد'' کے حوالے سے نقل کیا ہے:

☆ ''فرقہ وہابیہ سارے اہلِ اسلام سے مخالف ہوگئے ہیں۔اُن کاامام یعنی مولوی اسماعیل دہلوی نے کہاہے:خداکاکذب اوراِس سے امکانِ اتصاف محال بالذات نہیں ہے۔اوریہ امکانِ کذب،قدرتِ الٰہی سے خارج نہیں ہے،ورنہ آدمی کی قدرت،خداکی قدرت سے بڑھ جاوے گی۔انتہٰی۔اوربعضے اس کے مقلدوں نے اِس سے بڑی گفتگو میں درازنفسی کی اوردوزخ کاسزاوارہوا۔یہاں تک کہ حق تعالیٰ کاجہل،عجزاورتمام نقص اورعیبوں اورفواحش وقبائح سے متّصف ہوناممکن کہااوراپنے آپ کواورساری قوم کورُسواکیاہے''

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشیدوالخلیل،صفحہ۵۳، ۵۴، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔اشاعت:۱۳۱۴ھ۔ایضاً، صفحہ۱۱۵، ناشر:طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ایضاً، صفحہ۷۱، ۷۲، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن،لاہور)

☆ ''براہین، کے صفحہ ۳ میں حق تعالیٰ پر امکانِ کذب کوتسلیم کرکے مؤلف رسالہ ''انوارِساطعہ'' پریہ طعن کیاکہ:

''اس کے پیشواحق تعالیٰ کواپنی مخلوق کے مثل کے پیداکرنے پر قادرنہیں جانتے،اس سیزدہم صدی کے بدعتی عجز قادرِمطلق کے مُقِر ہوئے اور '' اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ '' کے خلاف عقیدہ ٹھہرایا،اورمؤلف اس پرافسوس نہیں کرتاہے۔'' الخ۔

سواس میں بھی مدرِّس مذکورنے مولوی اسماعیل کی ''تقویۃ الایمان'' کے اس قول

کی تائید کی ہے کہ: ''آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی مثل کا پیدا ہونا ممکن ہے''۔ جس پر علماے دین نے اس کے ایسے ہفوات کی تردید کی اور بتصدیق علماے حرمین محترمین اس کی تکفیر تک نوبت پہنچی کہ حق تعالیٰ نے آپ کو خاتَمُ النَّبِیّٖین فرمایا ہے، جس سے آپ کی مثل محال اور ممتنع قرار پا چکی ہے، اور تمام معتبر تفاسیر میں درج ہے کہ محالِ قدرت الٰہی میں داخل نہیں اور اس سے قادر مطلق کی عجز ہرگز ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ممکنات جن کا نام ''شے'' ہے وہ اس کی قدرت میں داخل ہیں''

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۶۶، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۱۲۹، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۸۹، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ''فقیر کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کہتا ہے: کہ اوپر مولوی اسماعیل کی تقویۃ الایمان سے نقل ہوچکا ہے کہ وہ ہزار ہا مثل آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے امکان کا قائل ہے، پھر اس پر جب امکان کذب باری تعالیٰ لازم آیا، تو مؤلف ''تقویۃ الایمان'' نے اپنے رسالہ ''یک روزی'' میں اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس پر ''انوارِ ساطعہ'' والے نے کنایہ سے طعن کیا ہے۔ جس کے جواب میں ''براہین'' میں اس کو جاہل وغیرہ خطاب دیا ہے۔ اب یہ مولوی اسماعیل کی تائید نہیں تو اور کیا ہے۔ اور پھر اس تائید سے ''اِنکار'' اور ''تقیہ''، تاکہ اہالیان ریاست اِس پر مطلع نہ ہوں۔ اور مؤلف کی نوکریِ مدرسہ میں خلل نہ پڑے، یہ دل لگتی کی بات کر کے کچھ حاصل کرنا نہیں تو اور کیا ہے''

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۶۷، ۶۸، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۱۳۱، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۹۲، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆"فقیر کَانَ اللّٰہُ لَہٗ عرض کرتا ہے کہ میں نے کئی رسالے مولوی اسماعیل کے رَدّ میں علماے حرمین محترمین کے مصدّقہ بمبئی وغیرہ کے مطبوعہ بچشمِ خود دیکھے ہیں، اور ایک رسالہ میں اس مضمون کے اشعار کہ:

قَدِ اسْوَدَّتْ وُجُوْہُ الْمُدَّعِیْنَ
بِأَرْضِ الْھِنْدِ دِیْنُ الْمُلْحِدِیْنَ

"مدعیوں کے منھ کالے ہوئے، جو ہندوستان میں ملحدوں کا دِین نکلا ہے"

درج ہیں۔ اگر "براہین" والے نے نہیں دیکھے تو فقیر اس کو عین "تقویۃ الایمان" کی عبارتوں پر فتویٰ دِکھا دیتا ہے، اور یقین دِلا سکتا ہے کہ اس میں ذرّہ بھر بناوٹ نہیں ہے۔اور فقیر نے کوئی بات اپنی طرف سے بنا کر صاحبِ "براہین" پر عوام کو ہرگز اغوا نہیں کیا۔ بلکہ خود اُس نے پہلے مسئلہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا اِثبات کیا اور اُس کے منکر کی بدگوئی کی۔ پھر جوابِ تفصیلی میں لکھا کہ "امکانِ کذب کمال اُلوہیت اور شعبہ عمومِ قدرت ہے۔ اور اہلِ حق کا یہی عقیدہ ہے، اور اس کا مخالف اہلِ سنت سے خارج ہے۔" چنانچہ اُوپر اس کی نقل اور تردید مرقوم ہو چکی ہے۔ پناہ بخدا اے بے ہمتا کہ ہم دِین میں افترا کریں۔ بلکہ یہ بات امکانِ کذب کے معتقدین کی ہی عادت سے ہے"

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۷۴، ۷۵، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۹۹، ۱۰۰، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ’’فقیر کَانَ اللّٰہُ لَہٗ عرض کرتا ہے: کہ صاحبِ ’’براہین‘‘ معہ حواریین جو ہم لوگوں پر بسببِ قبولِ امتناعِ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے یہ فتویٰ دے رہے ہیں کہ یہ حدیث و آیات کے منکر ہیں، سو بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی ہم ہرگز منکر نہیں۔ آیت: ’’اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ((سورہ بقرہ، آیت:۲۰))‘‘ وغیرہ پر بخوبی ایمان ہے، جیسا کہ بارہا مذکور ہوا ہے۔ مگر قرآن میں تحریف بھی نہیں کرتے، نہ عجز کے قائل ہیں، کیونکہ ممتنع وظیفہ قدرت کا نہیں۔ مگر مؤلف رسالہ ’’تحذیر الناس‘‘ پر یہ فتویٰ دائرہ اسلام سے خارج ہونے اور حدیث و آیات کے منکر ہونے کا بخوبی راست آگیا کہ وہ قائل ہے حسب تاویل خاتم النبیین کے، کہ اس کے نزدیک آپ کے وقت میں یا آپ سے پیچھے کسی نبی کا ہونا روا ہے۔ جیسا کہ نقل شفاء الصدور میں گزرا ہے‘‘

(تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل، صفحہ۱۰۶، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت:۱۳۱۴ھ۔ ایضاً، صفحہ۱۶۹، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضاً، صفحہ ۱۴۰، ۱۴۱، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ’’اور یہ ادعا کہ ’’مولوی اسماعیل نے کسی مصلحت دین میں اگر کسی امر مشارک انبیا و اولیا و عوام میں مماثلت بیان کردی تو یہ قابل طعن نہیں ہے۔‘‘ ناحق صریح کی تائید ہے، اور انبیا و اولیا کی توہین کو رواج دینا ہے، کیونکہ مولوی مذکور نے ’’تفویۃ الایمان‘‘ میں بارہا انبیا و اولیا کو کافروں کے جھوٹے خدا اور جن اور شریروں کے سلسلہ میں شمار کیا ہے۔

اور یہ بھی اس کے صفحہ ۴۲ کی سطر ۱۱ میں ہے: ’’جس کا نام محمد یا علی ہے، وہ کسی چیز کا

مختار نہیں ہے"۔اھ۔

اور صفحہ ۱۶ میں ہے: "اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"۔اھ۔ بلفظہٖ۔"

(تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل، صفحہ ۱۴۲، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۲۰۹، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۱۸۴، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆"اب بقیہ تیسرے اعتراض کا یہ ہے: رہا یہ کہ صاحبِ "انوارِ ساطعہ" نے ایک جگہ اپنے مرشد کے حق میں لکھا تھا کہ "ہم بھی اُن سے ملے تھے"۔ اس پر "براہینِ قاطعہ" کے صفحہ ۱۵ میں لکھا ہے کہ:

"یہ لفظ ناسعادت مندی کا ہے، حدیث میں ہے جس نے اپنے باپ کو قریب کہا، وہ عاق ہے۔ پس اُستاذ و پیر کی نسبت ایسی کلام کِس درجہ میں شمار ہوگی"۔ انتھٰی بلفظہٖ۔

(براہینِ قاطعہ، صفحہ ۵۹، ۶۰، مطبوعہ دارالاشاعت، ایم اے جناح روڈ، اُردو بازار، کراچی)

اس جگہ غور کرو کہ ایک طرف تو مقابل کے واسطے صرف "ملنے" کے لفظ سے ناسعادت مند لکھ دیا۔ اور باپ کو قریب کہنے سے عاق کا فتویٰ جاری کر دیا۔ تو اپنے حق میں ذرا سوچیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے برادری اور بشریت میں برابری کا جملہ بنی آدم کے ساتھ فتویٰ جاری کر کے، اس کو رسالوں، اخباروں اور اشتہاروں میں شائع کرنا اور اس پر طعن کو قرآن و حدیث کا طعن بیان کرنا کس درجہ کا

عقوق اور بے ادبی ہے۔

پھر اگر بفرضِ محال تسلیم کرلیں کہ ''قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ '' اور حدیثِ اخوت حقیقت پر محمول ہے۔ تووہ حکمِ الٰہی کی فرماں برداری ہے۔ لیکن یہ قرآن و حدیث سے کب اجازت ہے کہ اُمت کے لوگ برابری اور برادری کا دعویٰ کریں؟

بلکہ برخلاف اس کے نہایت تعظیم اور تکریم کا حکم ہے، چنانچہ آیت: وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ'' میں اِرشاد ہے''

(تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل، صفحہ ۱۴۵، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۱۸۸، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ''براہینِ قاطعہ'' کی مشہور گستاخانہ عبارت نقل کرنے کے بعد مولانا غلام دستگیر قصوری لکھتے ہیں:

''اس پر فقیر کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کا یہ اعتراض ہے کہ سرورِ کائنات اَعْلَمِ مخلوقات عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والتسلیمات کی وسعتِ علم کا جو اِنکار کیا ہے اور شیطان کے علم سے آپ کے علم کو کم لکھ دیا ہے۔ یہ نہایت درجہ کی توہین ہے''

(تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل، صفحہ ۱۵۰، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۲۱۸، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۱۹۳، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ''غور کرو کہ ملک الموت اور شیطان کے علمِ محیطِ زمین کو مان لینا اور موجبِ شرک نہ جاننا اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علمِ محیطِ زمین کو شرک بتا کر اس

کے قائل اہلِ سنت کو مشرکین لکھ دینا، علاوہ سخت توہین سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے، سوائے مؤلف ''براہینِ قاطعہ'' کے کسی دین دار ذی علم کا کام نہیں''

(تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل، صفحہ ۱۵۷، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۲۲۷، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۲۰۲، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ''ان سے پوچھنے کی کیا حاجت ہے کہ یہ تو حق تعالیٰ کے امکانِ کذب اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے برابری اور برادری کے مدعی اور آپ کے علم کو شیطانِ لعین کے علم سے کم جانتے ہیں۔ خدا ہی اِن سے پناہ دے''

(تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل، صفحہ ۱۷۶، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۲۵۳، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۲۲۷، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ '' اس کو صاحبِ '' براہین'' مع حوارین تسلیم کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ: ''اس نصِ قطعی سے شیطان کا علمِ محیط ثابت ہے اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا علم ایسا نہیں ہے''۔ تو یہ آپ کی صریح اہانت اور آپ سے کمال عناد اور شیطانِ رجیم کی نہایت تعظیم نہیں تو اور کیا ہے؟ حق تعالیٰ پناہ دے''

(تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل، صفحہ ۲۰۶، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۲۹۵، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۲۶۷، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ '' شیطانِ لعین کے علمِ محیطِ زمین کے دلائل کو یقینی بنا کر قبول کر لینا اور

حبیبِ ربّ العالمین کی وسعتِ علم کے دلائل کو ظنی کہہ کر اگر ممکن ہو تو تاویل کرنا، ورنہ ترک کر دینا، ''حضرتِ ''خلیل احمد اور رشید احمد اور ان کے معاونین کی فقاہت اور ثقاہت کی قوی دلیل ہے۔ خدا کے غضب اور اس کے بندوں کی شرارت سے پناہ ہی بکار ہے''۔

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۲۰۷، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضاً، صفحہ ۲۹۶، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضاً، صفحہ ۲۶۷، ۲۶۸، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ''اس مسئلہ میں ہمارا مدعا یہ ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساری مخلوقات سے بہت عالم ہیں۔ جو آپ کے علم کو شیطان کے علم سے کم کہتا ہے، وہ بہت جھوٹا اور بدترینِ خلائق ہے۔ کیوں نہ ہو کہ آپ کے علم کو آیات سے خاص کرتا اور شیطانِ لعین کے علم میں تخصیص نہیں کرتا۔ ابلیس کے علم کو محیطِ زمین اعتقاد رکھتا ہے اور عینِ ایمان جانتا ہے اور آپ کے علمِ محیط کو شرک و کفر مانتا ہے''

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۲۰۸، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضاً، صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضاً، صفحہ ۲۶۹، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ''صاحبِ ''براہین'' اور اس کے مرشد ''حضرت ''گنگوہی ''براہین'' کے صفحہ ۷۴ میں لکھتے ہیں کہ:

''مؤلف ''انوارِ ساطعہ'' نے جو اولیا کے کشف کی حکایات لکھی ہیں۔

اوّل: اُن کا یہ جواب ہے کہ وہ حجتِ شرعی نہیں۔

دوم: اُن اولیا کے لیے حق تعالیٰ نے کشفِ حالات فرمایا۔ جس سے ان کو علمِ حضوری حاصل ہوا۔ اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول عَلَیْہِ السَّلَام کو ہزار گونہ اس سے زیادہ دے دے، مگر اس کا ثبوتِ فعلی کسی نص سے نہیں کہ اس پر عقیدہ کیا جائے"۔ اھ۔ بقدر الحاجۃ۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے علم کو شیطانِ لعین کے علم سے کم بتاتا ہے اگر اولیاء امت کے علم سے بھی آپ کے علم کو کم کہہ دے، تو کیا عجب ہے۔ دیوانوں کی کلام کا کیا اعتبار ہے، اور منتقم خدائے قہار ہے"۔

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۲۱۸، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۳۱۰، ۳۱۱، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۲۸۲، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ "پھر "روضۃ الاحباب" و "شفا" وغیرہما کا حوالہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے عمومِ علم و وفورِ معلومات کے اِثبات کے لیے غیر کافی ہونا، اور "شرحِ مواقف" کی روایتِ شاذ اور زعمی استنباط کا عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے لیے، اور کلام محمول تواضع کا عقیدہ اثباتِ مساوات جمیع بنی آدم سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے واسطے، اور احاطۂ علمی شیطان کے لیے ایسی روایات جن میں اس پر دلالت ہی نہیں ہے، کافی ہونا اور اس کو نص سے ثابت کہنا، اور آپ کی وسعتِ علم غیر ثابت نص سے بیان کرنا سوائے وہابیوں کے کسی مسلمان کا قول نہیں ہے"

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۲۳۲، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضًا، صفحہ ۳۲۷، ۳۲۸، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضًا، صفحہ ۲۹۹، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ”براہین میں آپ کے علم کو شیطانِ لعین کے علم سے کم لکھا ہے، جیسا کہ مذکور ہوچکا ہے۔اور اب جواب تفصیلی اس تحریر اخیر میں صاف لکھا ہے کہ:” معلوماتِ کونیہ کا علم ابلیس کا وظیفہ ہے، اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَکا وظیفہ نہیں“۔ تو یہ صریح آپ کے وفورِ علم میں نقصان اور آپ کے رُتبہ عالی کا پست کرنا اور شیطان کے علم کا رجحان ہے۔

یہاں پر ''شفائی حقوق المصطفٰی'' اور اس کی شرح علامہ قاری کی عبارت نقل کرتا ہوں:

فصل ”جو شخص آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو عمداً بُرا کہے اور تحقیر کرے اور عیب لگائے کسی وجہ سے، یعنی ممکن الوجود ہو یا ممتنع الشہود، تو وہ واجبُ القتل ہے، اور یہ امر ظاہر ہے، اس میں کوئی شُبہہ اور توقف نہیں کہ ایسا کرنے والا قتل کیا جائے“

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۲۳۲، ۲۳۳، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضاً، صفحہ ۳۲۷، ۳۲۸، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضاً، صفحہ ۲۹۹، ۳۰۰، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ”اب غور کرو کہ یہ کس قدر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے عداوت ہے کہ بناوٹی اور خود اپنے نزدیک بھی غیر صحیح دلیل سے مجلسِ مولود کو بدعت وغیرہ لکھ رہے ہیں۔ البتہ جب باری تعالیٰ کے امکانِ کذب سے نہ ڈرے، اور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی توہین سے کچھ ہراس نہ کیا، تو اہلِ اسلام کے مشرک، بدعتی کہہ دینے سے کیا خوف ہے؟ ترقی کے پیچھے تنزل سے پناہ بخدا“

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضاً، صفحہ ۳۳۹، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضاً، صفحہ ۳۱۱، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

☆ ”یہ کہنا کہ ”ہم طعن امکانِ کذب باری تعالیٰ و توہینِ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بَری ہیں۔“۔الخ۔ حالانکہ ان کی عبارتیں اُوپر منقول ہوئی ہیں کہ ”قول امکانِ کذبِ باری تعالیٰ، کمالِ اُلوہیت و شعبہ عمومِ قدرت ہے، اور یہ اہلِ سنت کا مذہب ہے اور اس عقیدہ کا مخالف دائرہ اہلِ سنت سے خارج ہے“۔ اور ایسے ہی اور ہفوات۔ اور علیٰ ہٰذا یہ کہنا کہ سب بنی آدم آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بشریت میں برابر ہیں، اور آپ کا علم شیطانِ لعین کے علم سے کم تر ہے، اور دوسرے ایسے ہذیانات جو ان کے شائع کیے ہوئے اور دستخطی لکھے ہوئے موجود ہیں، پھر یہ کہنا کہ ”ہم تو اس سے بَری ہیں“ الخ۔ پس یہ صریح کذب تقیہ نہیں تو اور کیا ہے؟“

(تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، صفحہ ۲۵۳، ۲۵۴، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور۔ اشاعت: ۱۳۱۴ھ۔ ایضاً، صفحہ ۳۵۲، ۳۵۳، ناشر: طلبۂ درجۂ فضیلت ۲۰۱۲ء، جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ ایضاً، صفحہ ۳۲۶، مطبوعہ نوری کتب خانہ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور)

”مطالعہ بریلویت“، ”مناظرے ومباحثے“، ”تذکرۃ الخلیل“، ”حیاتِ خلیل“ اور ”تقدیس الوکیل“ کے پیش کیے گئے ان مندرجات سے ثابت ہوا کہ مولانا غلام دستگیر قصوری نے علمائے دیوبند بشمول مولوی خلیل انبیٹھوی کو ”گستاخ“ قرار دیا ہے اور ان کی تکفیر کی ہے۔

(ماخوذ از ”اَلْمُهَنَّدْ کا تنقیدی جائزہ“ مؤلف میثم عباس قادری رضوی)

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)-عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی
عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی
آیئے نماز سیکھیں (حصہ 1)-عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی
محرم میں نکاح-عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟-عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی	کافر سے سود-عبد مصطفی
میں خان تو انصاری-عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی
جرمانہ-عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟-عبد مصطفی
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی
کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل	مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی	سفرنامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی
منصور حلاج-عبد مصطفی	مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں-علامہ وقار رضا قادری
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں-مولانا محمد سلیم رضوی	سفرنامہ عرب-مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد	من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی
طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت-مفتی خالد ایوب مصباحی	فرضی قبریں-عبد مصطفی

سنی کون؟وہابی کون؟-عبد مصطفی	علم نور ہے-محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے-محمد حاشر عطاری	مومن ہو نہیں سکتا-فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت-محمد سلیم رضوی	ماہ صفر کی تحقیق-مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین-ڈاکٹر فیض احمد چشتی	شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر-امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال-مولانا محمد بلال ناصر	معارف اعلی حضرت-سید بلال رضا عطاری و رفقا
نگارشات ہاشمی-مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی	ماہنامہ التحقیقات-ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں-مبشر تنویر نقشبندی	زر خانۂ اشرف-محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام ایک تحقیقی جائزہ-محمود اشرف عطاری	ایمان افروز تحاریر-محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت ایک حدیث کی تحقیق-اسعد عطاری مدنی	رشحات ابن حجر-فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)-محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی	درس ادب-غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)-محمد شعیب عطاری جلالی	حق پرستی اور نفس پرستی-علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت-محمد سلیم رضوی	صحابہ یا طلقاء؟-مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں-ابو حاتم محمد عظیم	تحریرات ندیم-ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی-ابن شعبان چشتی	اہمیتِ مطالعہ-دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف-علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ	ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟-عبد مصطفی
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات-محمد ساجد قادری کٹیہاری	تحریرات ابن جمیل-ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)	مسئلۂ استمداد-محمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی - محمد مبشر تنویر نقشبندی	میرے قلم دان سے (جلد 1) - احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1) - فیصل بن منظور	تحقیقات اویسیہ (جلد 1) - علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ - محمد آصف اقبال مدنی عطاری	رافضیوں کا رد - امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں - علامہ مفتی فیض احمد اویسی	فتاوی کرامات غوثیہ - امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ - ابو عمر غلام مجتبی مدنی	رَضا یا رِضا - عبد مصطفی
ردناصر رامپوری-میثم عباس قادری رضوی	

AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

(2) Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

(3) E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.in

BOOKS

PS
graphics

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm
9102520764

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

ردّ ناصر
رامپوری

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
blog.abdemustafa.in

(2) Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.in**

(4) E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**
For futher inquiry: info@abdemustafa.in

ISBN (N/A)

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION